ATLAS LAW FIRM
EXPERIENCE. DEDICATION. RESULTS.
• PERSONAL INJURY
• CRIMINAL DEFENSE
• FAMILY LAW
• BUSINESS LAW
9885106759 | www.AtlasLawFirm.com

روزنامہ وفادار ہندوستان حیدرآباد
HINDUSTAN URDU DAILY Hyderabad - TG
Editor In Chief : M.M. Ali Khan
R. N. I. No. 62210/95

ATLAS BUILDERS & DEVELOPERS
RESIDENTIAL • COMMERCIAL • APARTMENTS • VILLAS
QUALITY CONSTRUCTION | RELIABLE SERVICE
8686341694 | www.AtlasBuilders.com

جلد(2) شمارہ (287) 21 نومبر 2026 ۱۴۴۷ھ قیمت(1:روپئے) صفحات(08) Saturday 21 November 2026

گُڑھنی میں ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لینے پہنچے ضلع مجسٹریٹ کمار گورو

10دنوں میں بجلی سب اسٹیشن کا باقی کام مکمل کرنے کی ہدایت

مظفرپور 19نومبر۔ (نزہت جہاں)ضلع مجسٹریٹ کمار گورو نے جمعرات کو گُڑھنی بلاک کا دورہ کرکے مختلف ترقیاتی اور عوامی فلاح وبہبود کے منصوبوں کا زمینی معائنہ کیا۔ اس دوران انہوں نے زیر تعمیر بجلی سب اسٹیشن، تالاب کی خوبصورتی، پارک کی ترقی، دیہی ہاٹ کی مرمت، آنگن باڑی مرکز اور مختلف اسکولوں میں جاری تعمیراتی و ترقیاتی کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ افسران کو تمام کام مقررہ مدت کے اندر معیاری انداز میں مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ معائنے کے دوران ضلع مجسٹریٹ سب سے پہلے ترکی میں زیر تعمیر 10×2ایم وی اے صلاحیت والے بجلی سب اسٹیشن پہنچے۔ انہوں نے تعمیراتی کام کے معیار اور پیش رفت کا جائزہ لیا۔ بجلی محکمہ کے سپرنٹنڈنگ انجینئر نے بتایا کہ اس سب اسٹیشن سے 11 کے وی کے چار فیڈر نکالے جائیں گے، جن کے ذریعے ترکی اور آس پاس کے علاقوں میں بجلی کی فراہمی کو مزید مستحکم بنایا جائے گا۔ اس منصوبے پر مجموعی طور پر 90.10 کروڑ روپے خرچ کیے جا رہے ہیں۔ تعمیراتی کام جے کے الیکٹرک کنٹریکٹر ایل ایل پی کے ذریعے انجام دیا جا رہا ضلع مجسٹریٹ نے باقی ماندہ کام کو آئندہ 10 دنوں کے اندر مکمل کرکے آخری مرحلے تک پہنچانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ سب اسٹیشن کے شروع ہونے سے علاقے میں کم وولٹیج اور بجلی کی بار بار کٹوتی کے مسائل میں کمی آئے گی۔ اس سے گھریلو صارفین کے علاوہ کسانوں، تاجروں، طلبہ اور عام شہریوں کو بہتر بجلی سہولت حاصل ہوگی۔ اس کے بعد ضلع مجسٹریٹ نے خدمتِ عہد اور کالایگلپ مہم کے تحت گُڑھنی بلاک میں رجلا تالاب کی خوبصورتی، پارک کی ترقی، دیہی ہاٹ کی مرمت اور نئے آنگن باڑی مرکز کی تعمیر کا معائنہ کیا۔ انہوں نے تالاب اور پارک میں سرسبزی، بیٹھنے کی سہولت اور صفائی ستھرائی پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت دی۔ ساتھ ہی آنگن باڑی مرکز کی تعمیر میں تیزی لانے کو کہا۔ ڈی آر ڈی اے کے ڈائریکٹر اور بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر گُڑھنی کو دیہی ہاٹ کے بہتر انتظام اور کامیاب کی ہدایت دی، تاکہ دیہی تجارت اور مقامی روزگار کو فروغ مل ضلع مجسٹریٹ نے مڈل اسکول گُڑھنی، راجکیہ کرت ہائر سیکنڈری پلس ٹو اسکول گُڑھنی اور راجکیہ بنیادی اسکول چندرہٹی، کمتول کا بھی معائنہ کیا۔ اس دوران انہوں نے اسکولوں میں مرمت، دیکھ بھال اور ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے طلبہ کی ضرورت کے مطابق جماعتوں، بیت الخلاء، پینے کے پانی، کھیل کے میدان اور دیگر بنیادی سہولتوں کو بہتر بنانے کی ہدایت دی۔ ضلع مجسٹریٹ نے بتایا کہ خدمتِ عہد اور کالایگلپ مہم کے تحت پورے مظفرپور ضلع میں مجموعی طور پر 5896 منصوبوں کو شامل کیا گیا ہے۔ ان میں محکمہ تعلیم کے 3140، دیہی ترقیات کے 1016، پنچایتی راج کے 709، محکمہ صحت کے 519، پی ایچ ای ڈی کے 189، ساجی بہبود کے 146، شہری ترقیات و رہائش کے 150، درج فہرست ذات وقبائل کی فلاح و بہبود کے 25 اور پسماندہ وانتہائی پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود کے دو منصوبے شامل ہیں۔ وہیں صرف گُڑھنی بلاک میں مختلف محکموں کے مجموعی طور پر 591 منصوبوں پر کام جاری ہے۔ ان منصوبوں کے تحت اسکولوں، آنگن باڑی مراکز، صحت اداروں، پنچایت سرکار بھون اور دیگر سرکاری عمارتوں کی مرمت، رنگ وروغن اور بنیادی سہولتوں کی توسیع کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ضرورت کے مطابق نئی عمارتوں، رابطہ سڑکوں اور نکاسی آب کے نظام کی تعمیر بھی کرائی جا رہی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ کمار گورو نے کہا کہ خدمتِ عہد اور کالایگلپ مہم حکومت کا ایک اہم عوامی فلاحی پروگرام ہے۔ اس کا مقصد دیہی علاقوں میں پہلے سے موجود بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے ساتھ نئی سہولتوں اور اثاثوں کی تعمیر کرنا ہے۔ انہوں نے افسران کو خصوصی دلچسپی لے کر تمام منصوبوں کو مقررہ وقت پر مکمل کرنے اور تعمیراتی معیار پر کسی بھی قسم کا سمجھوتہ نہ کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے بتایا کہ بلاک سطح پر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر اور ضلع سطح پر ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر اس مہم کے نوڈل افسر ہیں۔ منصوبوں کی پیش رفت اور معیار کی نگرانی کے لیے ضلع سطح پر ایک ٹاسک فورس سرگرم ہے، جس کی روزانہ مینٹنگ کرکے کاموں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ خود بھی باقاعدگی سے منصوبوں کی نگرانی کر رہے ہیں اور علاقائی دورے کے دوران اچانک معائنہ بھی کرتے ہیں۔ کسی بھی سطح پر سستی، لاپرواہی یا بے ضابطگی سامنے آنے پر متعلقہ افسران کی ذمہ داری طے کرکے کارروائی کی جائے گی۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق ضلع انتظامیہ ترقیاتی اور عوامی فلاح وبہبود کے منصوبوں کو مؤثر انداز میں نافذ کرنے کے لیے پابند عہد ہے۔ انہوں نے افسران کو عام لوگوں سے مسلسل رابطہ قائم رکھنے، ان کی رائے اور تجاویز حاصل کرنے اور عوامی ضروریات کے مطابق ترقیاتی کاموں کو ترجیح دینے کی ہدایت دی۔



ڈی ایم نے نوا گچھیا بلاک میں جاری 48 منصوبوں کی عملی اور طبعی پیش رفت کا لیا جائزہ

بھاگلپور 19نومبر۔(منہاج عالم)ضلع مجسٹریٹ، بھاگلپور محترمہ النکرتا پانڈے کی صدارت میں کایاکلپ یوجنا کے تحت نوا گچھیا بلاک میں



جاری ترقیاتی منصوبوں کی عملی اور طبعی پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ جائزے کے دوران محکمہ پنچایتی راج کے تحت نوا گچھیا بلاک کی مختلف گرام پنچایتوں میں جاری منصوبوں کی موجودہ صورتحال، تکنیکی وانتظامی منظوری اور کام کی پیش رفت سے متعلق معلومات حاصل کی گئیں۔ نوا گچھیا بلاک میں کایاکلپ یوجنا کے تحت کل 48 منصوبے مقرر کیے گئے ہیں۔ ان میں تمام 48 منصوبوں کو تکنیکی منظوری حاصل ہے۔ کل 07 منصوبوں کو انتظامی منظوری ملی ہے، جبکہ 04 منصوبے منسوخ کیے گئے ہیں۔ منصوبوں کی کام کی پیش رفت کے مطابق 07 منصوبے شروع کیے جا چکے ہیں اور 07 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔ باقی 37 منصوبے زیر التوا ہیں۔ پنچایت وار منصوبوں کی صورتحال جائزے میں گرام پنچایت خیر پور کدوا میں 02، کدوا دیارا میں 05، جگت پور میں 06، پکڑا میں 06، پناما پر تاپ نگر میں 04، کھگڑا میں 05، جمونیاں میں 05، ڈھول بجا میں 04، تیتری میں 06 اور نگرہ میں 05 منصوبوں کی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔ مختلف ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا گیا کایاکلپ یوجنا کے تحت مختلف گرام پنچایتوں میں پی سی سی سڑک اور ڈھکن دار نالی کی تعمیر، پیور بلاک کی تعمیر، چبوترے کی تعمیر، کمیونٹی ہال کی تعمیر ومرمت، اسکولوں میں بیت الخلا اور اضافی کمرے کی تعمیر، چاردیواری کی تعمیر، اسٹریٹ لائٹ اور سولر لائٹ کی تنصیب، مسافر شیڈ کی مرمت، لائبریری کے لیے فرنیچر کی خریداری اور آنگن باڑی مراکز کی رنگ وروغن اور مرمت جیسے کام شامل ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے جائزے کے دوران منصوبوں کی پیش رفت اور طے شدہ کاموں کے نفاذ کی صورتحال کا معائنہ کیا۔ کایاکلپ یوجنا کا بنیادی مقصد دیہی علاقوں میں عوامی سہولیات، عوامی اثاثوں اور ترقیاتی کاموں کے معیار کو بہتر بنانا ہے۔ اس کے ذریعے دیہی علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے اور عام شہریوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کی سمت میں کام کیا جا رہا ہے۔

صدر اسپتال میں ورکشاپ کا انعقاد

گوپال گنج۔19نومبر۔پی ایچ ایف آئی کے تعاون سے، STDs،HIV/AIDS ،اور EVTHS پر ایک روزہ اوریئنٹیشن ورکشاپ کا



انعقاد صدر ہسپتال، گوپال گنج میں، ضلع کے صحت کے اداروں کے انچارج میڈیکل افسران اور ہیلتھ ورکرز کے لیے کیا گیا۔ ورکشاپ کا افتتاح کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ کسی بھی پروگرام کے موثر نفاذ کے لیے مناسب معلومات کا ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ حاملہ خواتین کا ایچ آئی وی، آتشک اور ہیپاٹائٹس کی پہلی سہ ماہی میں ٹیسٹ کروانے اور بروقت علاج شروع کرنے سے ان انفیکشنز کو ماؤں سے پیدا ہونے والے بچوں میں پھیلنے سے روکا جا سکتا ہے۔ انہوں نے ایچ آئی وی انفیکشن کو روکنے کے لیے آگاہی اور ایچ آئی وی کی حیثیت جاننے کی اہمیت پر زور دیا۔ ورکشاپ میں ضلع میں ایچ آئی وی ٹیسٹ اور علاج سے متعلق پہلے 95 اہداف کے حصول کو 73 فیصد سے بڑھا کر 95 فیصد کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ اس دوران ہیلتھ ورکرز کو ٹیسٹنگ، کونسلنگ اور علاج سے متعلق ضروری معلومات بھی دی گئیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر اروند کمار، ڈسٹرکٹ ایڈز کنٹرول آفیسر، ڈاکٹر سنجیو کمار، ڈاکٹر ششی رنجن پرساد، ڈاکٹر اے کے۔ چودھری، ڈی پی ایم دھیرج کمار، کرن مشرا، ونیت کمار اور اکشے کمار، پی ایچ ایف آئی کی کمیونٹی بلڈنگ ٹیم سے، اجے کمار ورنوال (ڈی اے پی یو)، نیلیش کمار دوبے اور پونم (ڈی آئی ایس) کے ساتھ دیگر ہیلتھ ورکرز۔

دنیا کی آئرن لیڈی اندرا گاندھی کا یوم پیدائش انتہائی جوش وخروش سے منایا گیا

سمستی پور 19نومبر (فیروز عالم) سمستی پور: بلاک کے وشن پور چوک میں واقع اندرا میموریل کمپلیکس میں سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کا یوم پیدائش آہنی خاتون بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس تقریب کا اہتمام اندرا میموریل کمیٹی وشن پور نے کیا تھا۔ یوم پیدائش کی تقریبات کی صدارت کنوینر ٹھاکر منوج بھردواج نے کی، جس کی نظامت کانگریس کے نائب صدر رنجن شرما نے کی، اور شکریہ کا کلمات ضلع آر جے ڈی کے ترجمان راکیش کمار ٹھاکر نے پیش کیا۔ مقررین نے سب سے پہلے اندرا گاندھی کو ان کی تصویر پر پھول چڑھا کر اور ان کے مجسمے پر پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد، ہر مقرر نے باری باری اندرا گاندھی کی زندگی، جدوجہد، اور قوم کے لیے ان کے تعاون پر روشنی ڈالی۔ کانگریس کے سینئر لیڈر آنجہانی مشرا اور سروج سنگھ نے کہا کہ اندرا گاندھی صرف ایک وزیر اعظم نہیں تھیں، وہ ایک دور تھیں۔ اس نے ملک کو خود کفیل بنانے، غریبوں کو بااختیار بنانے اور ہندوستان کو دنیا کے نقشے پر ایک مضبوط ملک کے طور پر قائم کرنے کے لیے کام کیا۔ کانگریس کے نائب صدر رنجن شرما نے کہا کہ اندرا گاندھی نے بینکوں کو قومیا دیا، غربت مٹانے کا نعرہ دیا، سبز انقلاب کو فروغ دیا اور ہمیشہ ملک کے کسانوں، مزدوروں، خواتین اور غریبوں کے لیے بات کی۔ 1971 کی جنگ میں پاکستان کو شکست دینا، بنگلہ دیش بنانا، اور ایٹمی تجربات کے ذریعے بھارت کو بااختیار بنانا- یہ سب اندرا گاندھی کے وژن اور جرات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اسے بغیر کسی وجہ کے آئرن لیڈی نہیں کہا جاتا تھا۔ اندرا میموریل کمیٹی کے کنوینر اور کانگریس لیڈر ٹھاکر منوج بھاردواج نے کہا کہ اندرا گاندھی نے ہمیشہ کہا کہ ''غربت کو مٹانا سب سے بڑی حب الوطنی ہے''۔ آج بھی اس کا نظریہ، اس کی ہمت اور اس کی حب الوطنی ہم سب کے لیے مشعل راہ ہے ایڈوکیٹ اور سماجی کارکن محمد۔ شاہد حسین نے کہا کہ آج کے دور میں جب ملک میں نفرت اور تقسیم کی سیاست چل رہی ہے، اندرا گاندھی کا اتحاد، سالمیت اور سیکولرازم کا نظریہ اور بھی اہمیت اختیار کر گیا آخر میں ضلع آر جے ڈی کے ترجمان راکیش کمار ٹھاکر نے موجود تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اندرا میموریل کمیٹی وشن پور ہر سال اندرا جی کی یوم پیدائش اسی طرح مناتی رہے گی اور ان کے خیالات کو ہر گاؤں تک پہنچائے گی۔ اس موقع پر کانگریس کے سینئر لیڈر آنجہانی کمار مشرا، سینئر لیڈر سروج کمار سنگھ، کانگریس نائب صدر رنجن شرما، اندرا میموریل کمیٹی کے کنوینر ٹھاکر منوج بھاردواج، ضلع آر جے ڈی کے ترجمان راکیش کمار ٹھاکر، کانگریس کے نائب صدر ڈومن رائے، وشوانا تھ ہزاری، ریشما سنگھ، سورج رام، انیل باوچ، سوشل ورکر، انیل باوچ، ریشما سنگھ، سوراج رام، ساجی کارکنان شامل تھے۔ حسین، رام ولاس رائے، یوتھ کانگریس اسمبلی انچارج سمستی پور کرشنا کمار یادو، ونود کشواہا، مانو دیو، محمد اسحاق، دیوینتا دیوی، رام نارائن شرما، سرپنچ مراری ٹھاکر، ڈاکٹر موہن ٹھاکر، محمد آصف اقبال اور بڑی تعداد میں مقامی لوگ، نوجوان، خواتین اور معززین موجود تھے۔

سرائے رنجن میڈیکل کالج میں وزیر صحت اور نائب وزیر اعلیٰ کے آمد کے حوالے سے مشترکہ معائنہ

سمستی پور 19نومبر (فیروز عالم) سمستی پور: بہار کے وزیر صحت اور نائب وزیر اعلیٰ کے ذریعہ نارگھوگی میں میڈیکل کالج میں تعلیمی شعبوں کے افتتاح کی تیاری کے سلسلے میں سب ڈویژنل



افسر اور سب ڈویژنل پولیس افسر نے مشترکہ طور پر آج میڈیکل کالج کا تفصیلی معائنہ کیا 00 معائنہ کے دوران دونوں افسران نے پنڈال، استقبالیہ ایریا، سیکورٹی انتظامات، پارکنگ، ٹریفک کے انتظامات اور دیگر تیاریوں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے متعلقہ محکموں کے افسران کو ضروری ہدایات جاری کیں اور انہیں کامیاب اور شاندار تقریب کو یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ اس موقع پر سب ڈویژنل آفیسر نے کہا کہ وزیر صحت اور نائب وزیر اعلیٰ کی آمد علاقے کے لیے فخر کی بات ہے۔ تعلیمی شعبہ جات کے افتتاح سے میڈیکل ایجوکیشن کے شعبے میں داخل ہوگی اور مقامی طلباء کو فائدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ تمام تیاریاں وقت پر مکمل کی جائیں گی۔ سب ڈویژنل پولیس آفیسر (صدر 01) ستیش سمن نے یقین دلایا کہ اس تقریب کے دوران کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے کو یقینی بنانے کے لیے سیکورٹی کے خاطر خواہ انتظامات کیے گئے ہیں۔ پولیس کی تعیناتی، ہجوم کو کنٹرول کرنے اور ٹریفک کے انتظام پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ میڈیکل کالج انتظامیہ اور علاقہ مکین اس تقریب کو لے کر پرجوش ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ تقریب ضلے کے صحت اور تعلیم کے شعبوں میں سنگ میل ثابت ہوگی۔

سروال اسٹیٹ ہائی وے پر مجوزہ ٹول پلازہ کے خلاف گرینڈ الائنس کا زبردست احتجاج

گوپال گنج 19نومبر۔عظیم اتحاد کے قائدین اور کارکنوں نے براؤلی بلاک میں سوروال اسٹیٹ ہائی وے پر مجوزہ ٹول پلازہ کے خلاف آج زبردست احتجاج کیا۔ احتجاج کی قیادت آر جے ڈی کے ضلع صدر دلیپ کمار سنگھ نے کی۔ احتجاج سے خطاب کرتے ہوئے آر جے ڈی کے ضلع صدر دلیپ کمار سنگھ نے مجوزہ ٹول پلازہ کو عام لوگوں کے مفادات کے خلاف قرار دیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس تجویز کو فوری طور پر واپس مسٹر سنگھ نے کہا کہ پہلے ہی مہنگائی اور بے روزگاری سے دوچار عام عوام پر ٹول ٹیکس کا اضافی بوجھ ڈالنا کسی بھی نقطہ نظر سے جائز نہیں ہے۔ مقامی باشندوں، کسانوں، چھوٹے اور بڑے کاروباری افراد، ملازمت پیشہ افراد، اور عام شہری جو سوروال اسٹیٹ ہائی وے پر روزانہ سفر کرتے ہیں، غیر ضروری مالی مشکلات کا سامنا کر سکتے مسٹر سنگھ نے کہا کہ سڑکیں عوام کی سہولت اور ترقی کے لیے بنائی جاتی ہیں، عام آدمی کی جیب پر بوجھ ڈالنے کے لیے نہیں۔ مجوزہ ٹول پلازہ سے علاقے کے لوگ متاثر ہوں گے۔ عوامی مفادات سے متعلق اس سنگین مسئلے پر گرینڈ الائنس خاموش نہیں رہے گا۔ مجوزہ ٹول پلازہ واپس لینے تک جمہوری جدوجہد جاری رہے احتجاج کے ذریعے گرینڈ الائنس نے حکومت کو واضح پیغام دیا کہ عوامی مفادات کو نظر انداز کرنا برداشت نہیں کیا جائے گا۔ عوام کی آواز بلند کرنا اور ان کے حقوق کا تحفظ گرینڈ الائنس کی ترجیح اس موقع پر آر جے ڈی کے جنرل سکریٹری امتیاز علی بھٹو، موہت گپتا، سنیل کمار باری، سمن کمار یادو، سنتوش یادو، پنٹو پانڈے، ارون یادو، سریش پرساد یادو، شکیل اختر، رامپوکر یادو، سرفراز عالم، راجیند ر پرساد یادو، حسین ظفر، حسین ظفر، حسین ظفر، علی ظفر اور دیگر موجود تھے۔

حجۃ اللہ البالغہ کے امتیازات وخصوصیات

امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی شہرۂ آفاق تصنیف کا علمی و تحقیقی مطالعہ

محمد زید

اسلامی علوم وفنون کی تاریخ میں بعض کتابیں ایسی ہیں جو اپنے موضوع، اسلوب بیان، علمی گہرائی اور تحقیقی وسعت کے اعتبار سے غیر معمولی مقام رکھتی ہیں۔ ان تصانیف میں امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی شہرۂ آفاق کتاب ''حجۃ اللہ البالغہ'' کو ایک نمایاں اور منفرد مقام حاصل ہے۔ یہ کتاب محض احکام شرعیہ کی تشریح یا فقہی مسائل کی توضیح پر مشتمل نہیں، بلکہ شریعتِ اسلامیہ کے اسرار و حکمت، احکام کے مقاصد، انسانی معاشرت کے اصول اور اسلامی نظام زندگی کی عقلی و نقلی بنیادوں کو واضح کرنے والی ایک عظیم علمی تصنیف ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اس کتاب میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ شریعتِ اسلامیہ کے احکام محض چند ظاہری پابندیوں کا مجموعہ نہیں، بلکہ ان کے پسِ پشت گہری حکمتیں، بلند مقاصد اور انسانی زندگی کی اصلاح و فلاح کے عظیم اصول کارفرما ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حجۃ اللہ البالغہ کو علمِ اسرار شریعت، حکمتِ احکام اور مقاصدِ شریعت کے موضوع پر ایک بنیادی اور ممتاز کتاب کی حیثیت حاصل ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ کا بنیادی موضوع شریعتِ اسلامیہ کے احکام کی حکمتوں اور ان کے اسرار و مصالح کو بیان کرنا ہے۔ مصنف نے اس میں عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاق، سیاست، معیشت اور انسانی اجتماعیت سے متعلق مختلف احکام پر گفتگو کی ہے اور یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اسلامی شریعت کے ہر شعبے میں انسان کی انفرادی اور اجتماعی فلاح کے پہلو موجود ہیں۔ اس کتاب کی اہمیت اس اعتبار سے بھی ہے کہ مصنف نے محض احکام نقل کرنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ ان کے پس منظر، حکمت، علت اور مقاصد کو بھی علمی انداز میں واضح کیا ہے۔ اس طرح یہ کتاب قاری کو شریعت کے ظاہری احکام سے آگے بڑھ کر ان کی روح اور حکمت تک رسائی کا موقع فراہم کرتی اس کتاب کا سب سے نمایاں امتیاز یہ ہے کہ اس میں احکام شریعت کے اسرار وحکمت اور ان کے مصالح و مقاصد کو نہایت تفصیل اور گہرائی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ عام طور پر فقہی کتابوں میں کسی مسئلے کا حکم، اس کی دلیل اور اس سے متعلق فقہی تفصیلات بیان کی جاتی ہیں، لیکن شاہ ولی اللہؒ نے اس سے آگے بڑھ کر یہ واضح کیا ہے کہ کسی حکم شرعی کی تشریع میں کون سی حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ ہیں اور اس حکم کا انسانی زندگی سے کیا تعلق ہے۔ مثلاً نماز، روزہ، زکوۃ اور حج جیسے بنیادی ارکانِ اسلام کے ظاہری احکام بیان کرنے کے ساتھ ان کے باطنی، اخلاقی اور روحانی اثرات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کے احکام انسان کی محض ظاہری زندگی کی اصلاح نہیں کرتے، بلکہ اس کے باطن، کردار اور روحانیت کی تربیت بھی کرتے حجۃ اللہ البالغہ کی ایک اہم خصوصیت مقاصد شریعت کی جامع توضیح ہے۔ شاہ ولی اللہؒ نے مقاصدِ شریعت کو محض نظری بحث کے طور پر پیش نہیں کیا، بلکہ مختلف شرعی احکام کے ذریعے ان کا عملی انطباق بھی واضح کیا ہے۔ انہوں نے اس حقیقت کو نمایاں کیا ہے کہ شریعتِ اسلامیہ کے احکام انسانی مصالح، عدل، توازن، اخلاقی پاکیزگی اور اجتماعی فلاح کے اصولوں پر مبنی ہیں۔ ان کے نزدیک شریعت کا مقصد انسان کو ایسی زندگی عطا کرنا ہے جس میں اس کی دینی، اخلاقی، معاشرتی اور روحانی ضروریات کی تکمیل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں عبادات کے ساتھ معاملات، معاشرت، سیاست اور اجتماعی زندگی کے مسائل کو بھی مقاصدِ شریعت کے تناظر میں زیرِ بحث لایا گیا اس کتاب کا ایک بنیادی امتیاز قرآن وحدیث سے اس کا مضبوط علمی و استدلالی تعلق ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ چونکہ علوم حدیث میں بلند مقام رکھتے تھے، اس لیے انہوں نے اپنی اس تصنیف میں احادیثِ نبویہ کو خصوصی اہمیت دی ہے۔ مصنف نے احادیثِ مبارکہ کو محض نقل کرنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ ان کے معانی، مفاہیم، حکمتوں اور عملی تقاضوں کو بھی واضح کیا ہے۔ مختلف احادیث کے درمیان معنوی مناسبت اور ان سے حاصل ہونے والے شرعی و اخلاقی نتائج کو بیان کر کے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ سنتِ نبویہ انسانی زندگی کے ہر شعبے کی رہنمائی کرتی ہے۔ اس طرح یہ کتاب علمِ حدیث، فقہ اور حکمتِ شریعت کے درمیان ایک مضبوط علمی رابطہ قائم کرتی ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک عقل ونقل کے درمیان حسین امتزاج بھی ہے۔ شاہ ولی اللہؒ نے نہ تو عقل کو وحی سے بے نیاز قرار دیا اور نہ ہی عقلی غور وفکر کو غیر ضروری سمجھا، بلکہ قرآن وسنت کی روشنی میں عقلی استدلال سے کام لیتے ہوئے شرعی احکام کی حکمتوں کو واضح کیا ہے۔ وہ کائنات کے نظام، انسانی فطرت، نفسیاتی کیفیات، معاشرتی ضروریات اور تمدنی تقاضوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور پھر ان امور کو احکام شریعت کے ساتھ مربوط کر کے پیش کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ قاری کو شریعت کے احکام کی عقلی، اخلاقی اور روحانی معنویت سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ یہی وہ خصوصیت ہے جو اس کتاب کو محض روایتی فقہی تصانیف سے ممتاز کرتی ہے۔ اس کتاب کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں انسانی زندگی کو صرف انفرادی دائرے میں محدود کر کے نہیں دیکھا گیا، بلکہ انسان کی اجتماعی ضروریات اور معاشرتی ذمہ داریوں کو بھی خاص اہمیت دی گئی ہے۔ شاہ ولی اللہؒ نے انسانی زندگی کے مختلف شعبوں، مثلاً خاندانی نظام، معاشی و تجارتی معاملات، معاشرتی تعلقات، حکومتی وسیاسی نظام، عدل وانصاف، قیادت وحکمرانی اور خلافت سے متعلق مباحث کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے جو انسان کی انفرادی اصلاح کے ساتھ اجتماعی زندگی کی تنظیم وتہذیب بھی کرتا ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ کا ایک نہایت اہم اور منفرد علمی امتیاز شاہ ولی اللہؒ کا نظریۂ ارتفاقات ہے۔ یہ نظریہ انسانی تمدن اور معاشرتی ترقی کے مختلف مراحل کو سمجھنے میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ مصنف نے انسانی معاشرت کی ترقی اور اجتماعی زندگی کی تنظیم کو چار بنیادی مدارج میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے ارتفاق کا تعلق انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات، مثلاً خوراک، لباس، رہائش اور ابتدائی معاشرتی ضروریات کی تکمیل سے ہے۔ دوسرے ارتفاق میں گھریلو زندگی، خاندان، معاشی معاملات، تجارت اور معاشرتی تعلقات کی منظم تشکیل زیرِ بحث آتی ہے۔ تیسرے ارتفاق کا تعلق شہری زندگی، اجتماعی نظم، حکومت، سیاست اور ریاستی نظام سے ہے، جب کہ چوتھے ارتفاق میں خلافت اور وسیع تر اجتماعی و دینی نظام کی تنظیم کا بیان ہے۔ اس نظریے کے ذریعے شاہ ولی اللہؒ نے واضح کیا ہے کہ انسانی تمدن کی ترقی محض مادی وسائل کی فراہمی کا نام نہیں، بلکہ اس کے لیے اخلاقی اصول، معاشرتی نظم، عدل وانصاف اور دینی رہنمائی بھی ضروری ہیں۔ شاہ ولی اللہؒ کی علمی بصیرت کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ انہوں نے احکام شریعت کی حکمتوں کو انسانی فطرت اور نفسیات کے ساتھ مربوط کیا ہے۔ انسان کی طبعی خواہشات، اخلاقی رجحانات، باطنی کیفیات، روحانی میلانات اور نفسیاتی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے واضح کیا ہے کہ شریعت انسان کی فطرت کے خلاف نہیں، بلکہ اس کی صحیح رہنمائی اور تکمیل کے لیے نازل ہوئی ہے۔ مصنف کے نزدیک انسانی فلاح کا انحصار اس بات پر ہے کہ انسان اپنی فطری صلاحیتوں کو درست سمت میں استعمال کرے اور اپنی خواہشات کو اخلاقی وشرعی حدود کا پابند بنائے۔ اس بحث سے کتاب میں ایک خاص فکری گہرائی پیدا ہوگئی ہے، کیونکہ مصنف نے شرعی احکام کو انسانی وجود اور اس کی فطری ضروریات کے تناظر میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ مصنف نے عبادات کے ظاہری احکام کے ساتھ ان کے باطنی اسرار اور روحانی اثرات کو بھی بیان کیا ہے۔ نماز کے متعلق اس کی روحانی تاثیر، روزے کے ذریعے نفس کی تربیت، زکوۃ کے ذریعے مال و معاشرت کی پاکیزگی اور حج کے ذریعے اجتماعی وحدت و روحانی اجتماعیت کے پہلوؤں کو واضح کیا گیا ہے۔ اس سے عبادات کا ایک جامع تصور سامنے آتا ہے کہ عبادت صرف چند ظاہری اعمال کی ادائیگی کا نام نہیں، بلکہ اس کا اصل مقصد انسان کے اندر بندگی، تقویٰ، اخلاص، صبر، شکر اور اخلاقی پاکیزگی پیدا کرنا بھی ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ کی ایک قابل ذکر خصوصیت یہ ہے کہ شاہ ولی اللہؒ نے فقہی اختلافات کو بھی علمی اور تحقیقی انداز میں موضوع بحث بنایا ہے۔ انہوں نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بعض مسائل میں اختلاف کے اسباب، ائمۂ مجتہدین کے مناہج استدلال اور فقہی مذاہب کے اختلاف کے پس منظر کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ اس بحث میں ان کا انداز نہایت معتدل اور تحقیقی ہے۔ وہ اختلافات کو محض نزاع یا مخالفت کا ذریعہ قرار دینے کے بجائے ان کے علمی اسباب اور اجتہادی بنیادوں کو واضح کرتے ہیں۔ اس سے فقہی اختلافات کے بارے میں وسعتِ نظر پیدا ہوتی ہے اور یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ ائمۂ مجتہدین کے درمیان اختلاف کے پیچھے علمی اصول، دلائل اور فہمِ نصوص کے مختلف زاویے کارفرما ہوتے ہیں۔ شاہ ولی اللہؒ نے اپنی اس تصنیف میں شریعت کے ایک اہم اصول، یعنی آسانی اور رفعِ حرج کو بھی نمایاں کیا ہے۔ اسلامی شریعت انسان پر غیر ضروری مشقت ڈالنے کے بجائے اس کی طاقت، ضرورت اور حالات کو ملحوظ رکھتی ہے۔ اسی اصول کے تحت مصنف نے شرعی احکام میں تخفیف، رخصت اور دیگر متعلقہ مباحث کو حکمتِ شریعت کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ ان کی اس بحث سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ شریعتِ اسلامیہ نہ افراط کا راستہ اختیار کرتی ہے اور نہ تفریط کا، بلکہ اعتدال، توازن اور انسانی مصلحت کو سامنے رکھتی ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ کا ایک اہم پہلو اس کی اخلاقی اور روحانی تعلیمات بھی ہیں۔ مصنف نے انسانی اعمال کے ظاہری نتائج کے ساتھ ان کے باطنی اثرات کو بھی موضوع بحث بنایا ہے۔ نیک اعمال، تقویٰ، اخلاص، صبر، شکر، تواضع اور حسنِ اخلاق جیسی صفات کی اہمیت واضح کی گئی ہے، جب کہ گناہوں، اخلاقی برائیوں، تکبر، ریاکاری اور باطنی بیماریوں کے نقصانات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس طرح کتاب میں فقہی وعقلی مباحث کے ساتھ تزکیۂ نفس اور اصلاحِ باطن کا پہلو بھی نمایاں نظر آتا ہے۔ اس کتاب کی سب سے منفرد خصوصیات میں سے ایک اس کا جامع علمی مزاج ہے۔ اس کتاب میں ایک ہی موضوع کے تحت مختلف علوم وفنون سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس میں علمِ حدیث، فقہ، اصول فقہ، عقائد، اخلاق، تصوف، فلسفہ، علمِ نفس، معاشرت، سیاست اور تمدن جیسے علوم کے مباحث یکجا ہوگئے ہیں۔ مصنف نے ان علوم کو الگ الگ اور منتشر انداز میں پیش کرنے کے بجائے ایک مربوط علمی نظام کی صورت میں پیش کیا ہے۔ اس سے کتاب کا مطالعہ کرنے والے کو اسلامی تعلیمات کے مختلف شعبوں کے باہمی تعلق اور ان کے مجموعی مقاصد کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس کتاب کا اسلوب بھی اس کے امتیازات میں شمار ہوتا ہے۔ شاہ ولی اللہؒ نے اپنے مباحث کو محض خطیبانہ انداز میں پیش نہیں کیا، بلکہ علمی استدلال، عقلی تجزیے، نقلی دلائل اور فکری توضیحات کے ذریعے اپنا موقف واضح کیا ہے۔ ان کے ہاں ایک مسئلے سے دوسرے مسئلے کی طرف انتقال کرتے ہوئے علمی ربط برقرار رہتا ہے۔ وہ کسی حکم کی حکمت بیان کرتے ہوئے اس کے شرعی، عقلی، اخلاقی اور معاشرتی پہلوؤں کو سامنے لاتے ہیں۔ اگرچہ بعض مقامات پر ان کی عبارت علمی اصطلاحات اور دقیق مباحث کی وجہ سے قدرے مشکل محسوس ہوتی ہے، لیکن یہی اسلوب کتاب کی علمی گہرائی اور تحقیقی اہمیت کا مظہر بھی ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ کا ایک اہم امتیاز یہ بھی ہے کہ اس نے اسلامی علوم کے مختلف شعبوں کو ایک جامع فکری نظام کے تحت سمجھنے کا راستہ فراہم کیا۔ شاہ ولی اللہؒ نے اپنے عہد کے علمی و فکری مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامی تعلیمات کی حکمتوں کو واضح کیا اور مسلمانوں کو یہ دعوت دی کہ وہ دین کو محض ظاہری رسوم اور جزوی مسائل کے مجموعے کے طور پر نہ دیکھیں، بلکہ اس کے جامع نظام، مقاصد اور روح کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اسی علمی وفکری جہت کی وجہ سے یہ کتاب برصغیر کی اسلامی علمی روایت میں ایک غیر معمولی مقام رکھتی ہے اور بعد کے اہلِ علم نے بھی اس سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ کی ترتیب بھی اس کے علمی امتیاز کو ظاہر کرتی ہے۔ مصنف نے کتاب کو بنیادی طور پر دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے حصے میں شریعت کے بنیادی اصول، احکام کی حکمتیں، انسانی فطرت، جزا و سزا، اخلاق، تہذیب وتمدن اور انسانی سعادت جیسے بنیادی مباحث زیر بحث آئے ہیں۔ اس حصے میں مصنف نے وہ فکری بنیادیں فراہم کی ہیں جن کے ذریعے شرعی احکام کی حکمتوں کو سمجھا جاسکتا ہے۔ دوسرے حصے میں احادیثِ نبویہ سے متعلق مختلف ابواب کے تحت ان کی حکمتوں، اسرار اور شرعی وعملی پہلوؤں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اس میں عقائد، طہارت، نماز، زکوۃ، روزہ، حج، احسان، معاملات، خاندانی زندگی اور دیگر معاشرتی و دینی مسائل شامل ہیں۔ اس ترتیب سے مصنف کا علمی منہج واضح ہوتا ہے کہ پہلے شریعت کی حکمتوں کو سمجھنے کے لیے بنیادی اصول قائم کیے جائیں، پھر احادیث اور ان سے متعلق شرعی احکام کی روشنی میں ان اصولوں کی عملی توضیح کی جائے حاصلِ کلام یہ ہے کہ حجۃ اللہ البالغہ محض ایک کتاب نہیں، بلکہ شریعتِ اسلامیہ کے اسرار و حکمت، مقاصد و مصالح اور انسانی زندگی کے مختلف شعبوں سے اس کے گہرے تعلق کو سمجھنے کا ایک جامع علمی وفکری نظام ہے۔ امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اس عظیم تصنیف میں جس وسعتِ نظر، گہرائیِ فکر اور جامعیتِ علم کا مظاہرہ کیا ہے، وہ ان کے غیر معمولی علمی مقام اور بصیرت کی روشن دلیل ہے۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ قاری کو صرف یہ نہیں بتاتی کہ شریعت نے کیا حکم دیا ہے، بلکہ اس بات پر بھی غور کرنے کی دعوت دیتی ہے کہ یہ حکم کیوں دیا گیا، اس کے پیچھے کون سی حکمتیں ہیں، اس سے فرد اور معاشرے کو کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں اور انسانی زندگی کی اصلاح میں اس کا کیا کردار ہے۔

سیاسی محاذ آرائی کے دور میں راہل گاندھی کا کردار

اقتدار کی طاقت، حزبِ اختلاف کی مزاحمت اور بدلتے سیاسی منظر نامے کا ایک جائزہ

افتخار احمد قادری

ہندوستان کی سیاست ایک ایسے مرحلے میں داخل ہوتی دکھائی دے رہی ہے جہاں اقتدار کی مضبوطی اور سیاسی مقبولیت کے درمیان فرق نمایاں ہونے لگا ہے۔ بظاہر بھارتیہ جنتا پارٹی مرکز میں اقتدار پر فائز ہے، اس کے پاس وسیع تنظیمی ڈھانچہ ہے، وسائل کی فراوانی ہے اور ملک کے بیشتر حصوں میں اس کی سیاسی سرگرمیاں بھی جاری ہیں لیکن حالیہ سیاسی سرگرمیوں نے یہ سوال ضرور پیدا کر دیا ہے کہ کیا مودی حکومت کے لیے حزبِ اختلاف اب محض ایک رسمی سیاسی قوت نہیں رہی؟ کیا راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس نے اپنی کھوئی ہوئی سیاسی جگہ دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش میں کوئی قابل ذکر پیش رفت کی ہے؟ اور کیا حکمراں جماعت کے حالیہ ردعمل میں اس خدشے کی جھلک دکھائی دیتی ہے کہ آنے والے دنوں میں اسے ایک زیادہ منظم اور متحرک سیاسی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے؟ یہ سوالات حالیہ واقعات، احتجاجی سرگرمیوں، انتخابی نتائج اور حکمراں جماعت کے طرز عمل کے تناظر میں غیر معمولی اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔ جمہوریت میں حکومت اور حزبِ اختلاف کے درمیان کشمکش کوئی نئی بات نہیں لیکن جب اقتدار میں موجود جماعت بھی اپوزیشن کے احتجاجی طریقۂ کار کو اختیار کرنے لگے تو سیاسی مبصرین کے لیے اس صورت حال کا تجزیہ ضروری ہو جاتا ہے۔ دہلی میں رام لیلا میدان کے اجتماع کے موقع پر بی جے پی کارکنوں کا سڑکوں پر نکلنا اسی تناظر میں دیکھا جاسکتا ہے۔ ایک طرف کانگریس انتخابی عمل کی شفافیت، ووٹروں کے حقوق اور جمہوری اداروں کی خودمختاری کے سوالات اٹھا رہی تھی، دوسری طرف حکمراں جماعت کے کارکن بھی ترنگا لے کر میدان میں اتر آئے۔ سوال یہ نہیں کہ کسی سیاسی جماعت کو احتجاج کا حق حاصل ہے یا نہیں، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ جس جماعت کے ہاتھ میں مرکزی اقتدار کی باگ ڈور ہو، اسے اپنے ہی اقتدار کے خلاف احتجاجی طرز عمل اختیار کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اگر حزب اختلاف کے احتجاج کو محض سیاسی ڈراما قرار دیا جاسکتا ہے تو پھر حکمراں جماعت کی جوابی سرگرمیوں کو کس زمرے میں رکھا جائے گا؟ کیا یہ عوامی رابطے کی کوشش تھی یا اپوزیشن کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا سیاسی جواب؟ بہرحال، اس صورت حال نے یہ ضرور ظاہر کیا کہ کانگریس کی سرگرمیوں کو اب مکمل طور پر نظر انداز کرنا بی جے پی کے لیے آسان نہیں رہا۔ راہل گاندھی نے گزشتہ کچھ عرصے میں اپنی سیاسی حکمتِ عملی میں تبدیلی کے آثار دکھائے ہیں۔ وہ اب صرف پارلیمانی تقاریر یا پریس کانفرنسوں تک محدود رہنے کے بجائے عوامی مسائل کو سڑکوں پر اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انتخابی فہرستوں کی تطہیر، ووٹوں کے اندراج، انتخابی عمل کی شفافیت اور الیکشن کمیشن کی غیر جانب داری جیسے معاملات کو انہوں نے اپنی سیاسی مہم کا اہم حصہ بنایا ہے۔ سپریم کورٹ تک مارچ اور اس کے بعد رام لیلا میدان میں بڑے اجتماع کا انعقاد اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ یہ درست ہے کہ کسی جلسے میں جمع ہونے والی بھیڑ کو پورے ملک کی سیاسی رائے کا پیمانہ قرار نہیں دیا جاسکتا، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ سیاسی جلسوں میں عوام کی شرکت کسی جماعت کی تنظیمی قوت، عوامی رابطے اور سیاسی توانائی کا اندازہ ضرور فراہم کرتی ہے۔ کانگریس کے لیے یہ سرگرمیاں اس اعتبار سے اہم ہیں کہ ایک طویل عرصے تک اس پر سیاسی بے اثری، قیادت کے فقدان اور تنظیمی انتشار کے الزامات عائد ہوتے رہے ہیں۔ اب اگر وہ دوبارہ عوامی مسائل پر لوگوں کو متحرک کرنے میں کامیاب ہو رہی ہے تو اسے اس کی سیاسی حکمتِ عملی میں ایک اہم تبدیلی کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ البتہ کانگریس کے سامنے سب سے بڑا امتحان یہ ہے کہ وہ احتجاجی سرگرمیوں کو مستقل سیاسی قوت میں تبدیل کر پاتی ہے یا نہیں۔ محض جلسوں میں ہجوم اکٹھا کر لینا، حکومت کے خلاف نعرے بلند کرنا اور انتخابی بے ضابطگیوں پر سوال اٹھانا کافی نہیں ہوگا۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ پارٹی عوامی مسائل کے حل کا واضح خاکہ پیش کرے، اپنی تنظیم کو نچلی سطح تک فعال بنائے اور مختلف ریاستوں میں قابل اعتماد قیادت تیار کرے۔ ہندوستان جیسے وسیع اور متنوع ملک میں قومی سیاست کا راستہ صرف دہلی کے جلسوں سے نہیں بلکہ گاؤں، قصبوں، شہروں اور ریاستی سطح پر مسلسل عوامی رابطے سے ہموار ہوتا ہے۔ حالیہ انتخابی نتائج نے بھی سیاسی منظرنامے کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ ایک طرف کانگریس کو بعض ریاستوں میں انتخابی ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا، دوسری طرف بعض مقامات پر بی جے پی کو بھی ایسے نتائج دیکھنے پڑے جنہوں نے اس کی ناقابل تسخیر ہونے کے تصور پر سوالیہ نشان لگایا۔ بنارس جیسے سیاسی اعتبار سے اہم حلقے میں بی جے پی کی شکست اور ناگپور میں کانگریس کی کامیابی نے یہ واضح کیا کہ انتخابی سیاست میں کسی جماعت کی برتری مستقل اور ناقابل تغیر نہیں ہوتی۔ انتخابی نتائج کا مطالعہ کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ کسی ایک انتخاب کی کامیابی یا ناکامی کو قومی سطح کی مقبولیت کا حتمی فیصلہ نہیں سمجھا جاسکتا۔ تاہم مقامی انتخابی نتائج بھی سیاسی رجحانات، عوامی ناراضی اور تنظیمی کمزوریوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔ بی جے پی کے ترجمانوں کی جانب سے کانگریس کی انتخابی ناکامیوں کو بار بار موضوع بحث بنانا بھی سیاسی حکمتِ عملی کا حصہ ہے۔ حکمراں جماعت یہ پیغام دینا چاہتی ہے کہ اپوزیشن عوامی اجتماعات تو منعقد کر سکتی ہے، لیکن انتخابی میدان میں اس کے لیے بی جے پی کو شکست دینا اب بھی مشکل ہے۔ دوسری طرف کانگریس انتخابی بے ضابطگیوں اور ووٹوں کی مبینہ چوری کے الزامات کو اپنی سیاسی جدوجہد کا بنیادی نکتہ بنارہی ہے۔ یوں ہندوستانی سیاست میں اصل مقابلہ صرف اقتدار اور حزب اختلاف کے درمیان نہیں رہا بلکہ عوامی اعتماد، انتخابی شفافیت اور سیاسی اعتباریت کے گرد بھی گھومنے لگا ہے۔ مودی حکومت کی تیسری مدت کار کا مرحلہ بھی اس صورت حال کو سمجھنے کے لیے اہم ہے۔ ہندوستانی سیاست کی تاریخ بتاتی ہے کہ طویل اقتدار کے بعد کسی بھی حکومت کو عوامی توقعات، انتظامی کارکردگی اور سیاسی وعدوں کے حوالے سے زیادہ سخت احتساب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اقتدار کے ابتدائی برسوں میں عوامی امیدیں نسبتاً زیادہ ہوتی ہیں، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ روزگار، مہنگائی، تعلیم، صحت، کسانوں کے مسائل اور معاشی مشکلات جیسے سوالات زیادہ شدت سے سامنے آنے لگتے ہیں۔ عوام محض نعروں اور انتخابی وعدوں سے مطمئن نہیں رہتے بلکہ عملی نتائج کا تقاضا کرتے ہیں۔ اندرا گاندھی کے دور حکومت کی تاریخ بھی اس ضمن میں ایک اہم مثال پیش کرتی ہے۔ ایمرجنسی کے نفاذ کے بعد ملک میں جمہوری حقوق، سیاسی آزادی اور شہری خودمختاری کے حوالے سے جو اضطراب پیدا ہوا، اس نے کانگریس کی سیاسی ساکھ کو شدید نقصان پہنچایا۔ 1977ء کے انتخابات میں اندرا گاندھی اور سنجے گاندھی کی شکست اس حقیقت کا اظہار تھی کہ ہندوستانی ووٹر سیاسی طور پر کسی بھی طاقت ور قیادت کو مسترد کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اگرچہ جنتا پارٹی کی حکومت زیادہ عرصے تک قائم نہ رہ سکی، لیکن اس تجربے نے ہندوستانی جمہوریت میں اقتدار کی تبدیلی کے امکان کو مضبوط کیا۔ اسی طرح اٹل بہاری واجپئی کے دور میں بھی سیاسی اتحادوں کی اہمیت اور پارلیمانی اکثریت کی نزاکت سامنے آئی۔ ان کی پہلی حکومت محض تیرہ دن میں ختم ہوگئی تھی، جب کہ بعد کے ادوار میں مخلوط حکومت چلانے کے لیے انہیں متعدد سیاسی جماعتوں کو ساتھ لے کر چلنا پڑا۔ اس تاریخی پس منظر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہندوستانی سیاست میں کسی بھی جماعت کی کامیابی صرف اس کی انتخابی قوت پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ اتحادیوں کے اعتماد، عوامی مقبولیت اور سیاسی حالات سے ہم آہنگی بھی ناگزیر ہوتی ہے۔ آج مودی حکومت کے سامنے بھی عوامی توقعات اور سیاسی چیلنجوں کا ایک وسیع دائرہ موجود ہے۔ یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ اس کے اقتدار کے دن گنے جاچکے ہیں یا راہل گاندھی مستقبل کے وزیراعظم بننے کی یقینی پوزیشن میں پہنچ گئے ہیں۔ سیاست میں ایسے قطعی فیصلے انتخابی نتائج سے پہلے صادر نہیں کیے جاسکتے۔ تاہم اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ راہل گاندھی اب حزب اختلاف کی سیاست میں ایک زیادہ نمایاں اور مؤثر کردار ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بی جے پی کی جانب سے ان کی سرگرمیوں کا مسلسل جواب دینا بھی اس بات کی علامت ہے کہ انہیں سیاسی منظرنامے سے خارج کر کے دیکھنا اب آسان نہیں رہا۔ تاہم راہل گاندھی کی سیاسی حکمتِ عملی میں بھی کئی ایسے پہلو ہیں جن پر سنجیدہ غور کی ضرورت ہے۔ خصوصاً چیف الیکشن کمشنر کے خلاف عوامی مواخذے جیسی مہم کا تصور سیاسی طور پر توجہ حاصل کر سکتا ہے، لیکن جمہوری اداروں کے احترام اور ان کے آئینی طریقۂ کار کے حوالے سے احتیاط ناگزیر ہے۔ الیکشن کمیشن ہندوستانی جمہوریت کا ایک بنیادی آئینی ادارہ ہے۔ اس کی کارکردگی پر سوال اٹھانا، اس کے فیصلوں پر تنقید کرنا اور انتخابی شفافیت کا مطالبہ کرنا ہر سیاسی جماعت کا حق ہے، لیکن یہ سب کچھ آئینی حدود اور قانونی ضابطوں کے اندر رہ کر ہونا چاہیے۔ جمہوریت صرف حکومت کی تبدیلی کا نام نہیں بلکہ اداروں کی خودمختاری، آئین کی بالادستی، اختلاف رائے کے احترام اور شہری حقوق کے تحفظ کا مجموعہ ہے۔ اگر اپوزیشن انتخابی اداروں پر سوال اٹھاتی ہے تو اسے اپنے مؤقف کے حق میں مستند شواہد اور ٹھوس دلائل بھی پیش کرنے چاہییں۔ اسی طرح حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے سوالات کا جواب سیاسی طنز یا الزام تراشی کے بجائے شفافیت اور وضاحت کے ساتھ دے۔ کسی بھی آئینی ادارے پر اٹھنے والے سوالات کو محض سیاسی مخالفت قرار دے کر مسترد کر دینا بھی مناسب نہیں اور کسی ادارے کو بغیر ثبوت متنازع بنا دینا بھی جمہوری رویہ نہیں۔ کانگریس کی ایک بڑی کمزوری یہ رہی ہے کہ وہ کئی مرتبہ اپنے سیاسی مسائل کی تشریح صرف انتخابی بے ضابطگیوں کے تناظر میں کرنے لگتی ہے۔ انتخابی نظام میں خامیوں کی نشان دہی یقیناً ضروری ہے، لیکن جماعت کو اپنی شکست کے داخلی اسباب کا جائزہ بھی لینا چاہیے۔ قیادت کا انتخاب، تنظیمی ڈھانچے کی فعالیت، ریاستی سطح پر مقامی مسائل سے وابستگی، امیدواروں کی اہلیت اور عوام کے ساتھ مستقل رابطہ وہ عوامل ہیں جنہیں نظرانداز کر کے انتخابی کامیابی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ اگر کانگریس ہر شکست کا سبب صرف ووٹوں کی مبینہ چوری کو قرار دے گی تو اس کے لیے اپنی سیاسی کمزوریوں کی اصلاح کا راستہ دشوار ہو جائے گا۔ دوسری طرف بی جے پی کے لیے بھی یہ سمجھنا ضروری ہے کہ مسلسل اقتدار عوامی احتساب سے استثنا فراہم نہیں کرتا۔ کسی حکومت کی کامیابی کا اصل معیار اس کے جلسوں کی تعداد، انتخابی تشہیر کی وسعت یا مخالفین کے خلاف سیاسی مہم نہیں بلکہ عوام کی زندگی میں آنے والی مثبت تبدیلی ہے۔ روزگار کے مواقع، معیاری تعلیم، بہتر طبی سہولیات، معاشی تحفظ، کسانوں کی خوش حالی اور سماجی ہم آہنگی جیسے مسائل کسی بھی حکومت کی کارکردگی کا حقیقی پیمانہ ہوتے ہیں۔ اگر حزب اختلاف ان مسائل کو مؤثر انداز میں عوام کے سامنے رکھتی ہے۔

ایک فیصلہ جو سمجھ سے باہر ہے!

بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان ویلنگٹن کے بیسن ریزرو میدان میں کل شروع ہوئے سیریز کے پہلے ٹیسٹ میں بھارتی ٹیم چار تیز گیند بازوں کے ساتھ میدان میں اتری۔ جسونت بمراہ، آکاش دیپ، انشل کمبوج اور پرشد کرشنا کو ترجیح دی گئی جبکہ واشنگٹن سندر کو اسپن آل راؤنڈر کے طور پر شامل کیا گیا۔ تاہم سب سے زیادہ حیرت انگیز اور افسوسناک بات یہ رہی کہ محمد سراج کو پلیئنگ الیون میں جگہ نہیں مل سکی۔ یہ فیصلہ نہ صرف کرکٹ کے ماہرین بلکہ عام شائقین کے لئے بھی سمجھ سے باہر ہے۔ محمد سراج حالیہ برسوں میں بھارتی تیز گیند بازی کا ایک اہم ستون رہے ہیں۔ گزشتہ سال انگلینڈ کے دورے میں ان کی کارکردگی نے سیریز کو برابر کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کے موجودہ سائیکل میں وہ بھارت کے سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے گیند باز ہیں۔ ایسے کھلاڑی کو، جو دستیاب بھی تھا اور جس کی فارم میں کوئی کمی نظر نہیں آ رہی تھی، پہلے ٹیسٹ سے باہر رکھنا واقعی حیران کن ہے۔ کپتان شبھمن گل نے ٹاس کے وقت کہا کہ سراج اور گرنور برار دونوں کو باہر رکھنا بہت مشکل تھا۔ مگر مشکل ہونے کے باوجود فیصلہ سراج کے خلاف ہی ہوا۔

سابق بھارتی کپتان سنیل گواسکر نے بھی اس فیصلے پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب سراج ٹیسٹ ٹیم کے ساتھ نہیں جڑے تھے تب ہی اس کے اشارے مل گئے تھے۔ گواسکر کے مطابق سراج نے بھارت کو کبھی مایوس نہیں کیا۔ ان کی گیند بازی میں کچھ بھی غلط نہیں ہوا اور ان کی لے بالکل ٹھیک ہے۔ پرشد کرشنا، انشل کمبوج اور آکاش دیپ ابھی ٹیسٹ کرکٹ میں نئے ہیں جبکہ سراج سب سے تجربہ کار گیند بازوں میں شامل ہیں۔ گواسکر کا کہنا ہے کہ ٹاپ فور گیند بازوں میں سراج کا شامل نہیں ہونا سمجھ سے باہر ہے۔

روی شاستری نے بھی اس فیصلے کو اہم میچ کے تناظر میں سمجھ سے باہر قرار دیا ہے۔ وسیم جعفر نے سوشل میڈیا پر لکھا ہے کہ نیوزی لینڈ کے بائیں ہاتھ کے بلے بازوں کو دیکھتے ہوئے جڈیجا کی جگہ واشنگٹن سندر کو چننا تو سمجھ آ سکتا ہے مگر سراج کو باہر رکھنا حیران کن ہے۔ انہوں نے یاد دلایا ہے کہ سراج نے اکیلے دم پر انگلینڈ کے خلاف سیریز برابر کروائی تھی۔ ہرشا بھوگلے نے بھی حیرت اور مایوسی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ سراج نے جو بھی ذمہ داری دی گئی اسے بخوبی نبھایا ہے۔ بمراہ کی غیر موجودگی میں گیند بازی کے حملے کو سنبھالا اور مثبت سوچ والا ٹیم پلیئر رہا ہے۔

ویسے کل پہلے دن کے کھیل نے بھی سراج کی کمی کو نمایاں کر دیا۔ بھارت نے ٹاس جیت کر گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ ایک مرحلے پر نیوزی لینڈ پانچ وکٹوں پر صرف ستر رنز پر تھا مگر پھر ہنری نکلس اور گلین فلپس کی شراکت نے صورتحال بدل دی۔ دن کے اختتام پر نیوزی لینڈ پانچ وکٹوں پر دو سو تینتالیس رنز تک پہنچ گیا۔ بمراہ نے تین وکٹیں لیں جبکہ آکاش دیپ اور انشل کمبوج نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ بہت سے ناظرین کا خیال ہے کہ سراج جیسا توانا اور مستقل گیند باز اگر موجود ہوتا تو شراکتیں توڑنے اور بلے بازوں کو تھکانے میں مدد مل سکتی تھی۔

سوشل میڈیا پر بھی شدید ردعمل سامنے آ رہا ہے۔ شائقین پرشد کرشنا کی اکانومی ریٹ کا موازنہ کر رہے ہیں اور پوچھ رہے ہیں کہ تجربہ کار کھلاڑی کو باہر رکھ کر نئے کھلاڑیوں کو کیوں ترجیح دی جا رہی ہے۔ کچھ تو کوچ گوتم گمبیر اور بورڈ سے جواب بھی طلب کر رہے ہیں۔

کرکٹ میں انتخاب ہمیشہ مشکل ہوتا ہے اور نوجوانوں کو موقع دینا ضروری بھی ہے۔ مگر تجربے اور ثابت شدہ کارکردگی کو نظر انداز کرنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے، خاص طور پر ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کے اہم مقابلوں میں۔ سراج نے ہمیشہ اپنی محنت اور جذبے سے ٹیم کا ساتھ دیا ہے۔ امید ہے کہ انتظامیہ اس فیصلے پر کھلاڑی سے کھل کر بات کرے گی اور آنے والے میچوں میں انہیں بھی موقع مل سکے گا۔ ویسے بھارتی کرکٹ کو تجربہ اور نوجوانوں کے درمیان توازن کی ضرورت ہے، نہ کہ کسی ایک کو بالکل نظر انداز کرنے کی۔

****

روزنامہ وفادارِ ہندوستان حیدرآباد
HINDUSTAN URDU DAILY HYDERABAD-TG.

21-11-2026

عالمی موسمیاتی مذاکرات میں بھارت خاموش مگر طاقتور سفارتی قوت بن کرا بھرا
ترقی پذیر ممالک کی آواز مضبوط

انطالیہ(ترکی)۔ 19رنومبر۔ ایم این این۔ عالمی موسمیاتی کانفرنس COP31 میں بھارت بظاہر کم نمایاں ہونے کے باوجود پس پردہ مذاکرات میں ایک اہم سفارتی قوت کے طور پر سامنے آیا ہے۔ بین الاقوامی میڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق بھارت ترقی پذیر ممالک کے مفادات کے تحفظ، موسمیاتی انصاف اور امیر ممالک کی تاریخی ذمہ داریوں کو عالمی مذاکرات کے مرکز میں لانے میں سرگرم کردار ادا کر رہا ہے۔ کانفرنس میں جہاں کئی ممالک نے بڑے نمائشی پویلین قائم کیے ہیں، وہیں بھارت نے اپنا کوئی خصوصی پویلین نہیں بنایا۔ بھارتی وفد میں تقریباً 152 رجسٹرڈ شرکا شامل ہیں، جو بنگلہ دیش، پاکستان اور نیپال کے وفود سے بھی کم ہیں۔ تاہم بند کمروں میں ہونے والے اہم مذاکرات میں بھارت کا اثر و رسوخ نمایاں ہے۔ بھارت کے وزیر ماحولیات بھوپیندر یادو نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے واضح کیا کہ ترقی پذیر ممالک کو موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے اور اپنے عوام کو بہتر زندگی، صحت اور تعلیم فراہم کرنے کے حق میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں باقی ماندہ کاربن بجٹ تک منصفانہ رسائی ترقی پذیر ممالک کا بنیادی حق ہے اور اس معاملے پر سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔ بھارت کا مؤقف ہے کہ صنعتی ترقی یافتہ ممالک، جنھوں نے گزشتہ دوصدیوں کے دوران بڑے پیمانے پر کاربن اخراج کیا، انہیں موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کی زیادہ ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔ نئی شرائط عائد کرنے سے پہلے ان ممالک کو مالی امداد اور صاف ٹیکنالوجی کی فراہمی کے وعدے پورے کرنا ہوں گے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت ایسے نئے عالمی اہداف کی مخالفت کر رہا ہے جو ترقی پذیر ممالک پر اضافی ذمہ داریاں تو عائد کرتے ہیں، لیکن ان پر عمل درآمد کے لیے مناسب مالی اور تکنیکی وسائل فراہم نہیں کرتے۔ بھارت نے 2035 تک عالمی توانائی کی مجموعی کھپت میں بجلی کا حصہ 35 فیصد کرنے کی مجوزہ پابند نوعیت کی کوششوں پر بھی تحفظات ظاہر کیے ہیں۔ اسی طرح بھارت، روس اور سعودی عرب نے عالمی موسمیاتی سائنسی جائزوں کی اشاعت کے مجوزہ شیڈول پر اعتراضات اٹھائے ہیں۔ ان کا مؤقف ہے کہ ترقی پذیر ممالک کے سائنس دانوں کو ان جائزوں میں مناسب شرکت کا وقت ملنا چاہیے۔ دوسری جانب بھارت اپنے ملک میں صاف توانائی کے شعبے میں تیزی سے پیش رفت کر رہا ہے۔ بلومبرگ این ای ایف کے مطابق ملک کی بجلی کی مجموعی پیداوار میں غیر فوسل ذرائع کا حصہ تقریباً 30 فیصد تک پہنچ چکا ہے، جبکہ بجلی پیدا کرنے کی نصب شدہ صلاحیت میں ان ذرائع کا حصہ 50 فیصد سے تجاوز کر گیا ہے۔ شمسی اور ہوائی توانائی کے منصوبوں میں ریکارڈ اضافے سے بھارت کا توانائی نظام بتدریج تبدیل ہو رہا ہے۔ ماحولیاتی تھنک ٹینک E3G کے سینئر پالیسی مشیر نکول شرما کے مطابق بھارت کی نسبتاً کم عوامی موجودگی کو عالمی موسمیاتی سفارت کاری سے لاتعلقی نہیں سمجھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت ترقی پذیر ممالک کے اتحادوں میں بدستور ایک بااثر آواز ہے۔ تاہم بعض ماحولیاتی ماہرین کا خیال ہے کہ بھارت اپنی تیزی سے بڑھتی ہوئی صاف توانائی کی صلاحیت کو دیکھتے ہوئے عالمی سطح پر زیادہ بلند اہداف کی حمایت کر سکتا ہے۔ کانفرنس کے دوران بھارت نے جاپان اور سویڈن کے ساتھ نئے تعاون کے اقدامات کا اعلان بھی کیا ہے، جبکہ برازیل، جنوبی افریقہ اور چین کے ساتھ اہم مذاکرات کیے ہیں۔ بھوپیندر یادو نے جرمنی کے وزیر ماحولیات کے ساتھ اخراج میں کمی کے عالمی پروگرام سے متعلق مشاورت کی قیادت بھی کی۔

شیخ حسینہ کی واپسی پر بدامنی بڑھنے پر بنگلہ دیش نے نیم فوجی دستے تعینات کئے



ڈھاکہ، 19 نومبر۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش نے آج سیکورٹی بڑھادی اور سینکڑوں نیم فوجی دستوں کو ملک بھر میں تعینات کر دیا کیونکہ سابق وزیراعظم شیخ حسینہ کی منصوبہ بند واپسی سے جھڑپوں، بم دھماکوں اور آتش زنی کے حملوں کا الزام ان کی کالعدم جماعت کے حامیوں پر لگایا گیا ہے۔ حسینہ، جو اگست 2024 میں اپنے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے والے پرتشدد مظاہروں کے بعد ڈھاکہ سے فرار ہونے کے بعد سے ہمسایہ ملک بھارت میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہی ہیں، نے نئے پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کی درخواست کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ دسمبر میں واپس آنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ لیکن حکومت نے اب تک ان کی درخواست کو مسترد کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں ان کی عوامی لیگ پارٹی کے اراکین اور حامی احتجاج میں سڑکوں پر نکل آئے۔ گزشتہ ہفتے، پارٹی نے حسینہ کی واپسی کے لیے حمایت کو متحرک کرنے کے لیے مظاہروں اور ریلیوں کے ایک ہفتے کے پروگرام کا اعلان کیا، جس کا اختتام 19 نومبر کو ملک گیر لاک ڈاؤن میں ہوا۔ مقامی میڈیا نے رپورٹ کیا ہے کہ پولیس نے گزشتہ 10 دنوں میں کم از کم 28 اضلاع میں درجنوں خام بم دھماکوں اور گاڑیوں کو نذر آتش کرنے کے واقعات ریکارڈ کیے ہیں، جن میں متعدد پولیس اہلکار اور شہری زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ منگل کو دیر گئے، حکمران بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کے ایک کارکن کو مبینہ طور پر نامعلوم افراد نے حسینہ کے آبائی ضلع گوپال گنج کے قریب احتجاج کے دوران ہلاک کر دیا۔ پولیس نے مزید کہا کہ اسی رات، ڈھاکہ میں ثقافتی امور کے وزیر نیتائی رائے چودھری کی رہائش گاہ کے باہر ایک خام بم دھماکہ ہوا، اور بی این پی کے ایک قانون ساز کے گھر اور گوپال گنج میں بی این پی کے حامیوں کی دکانوں کو آگ لگا دی گئی۔ حکام نے بتایا کہ بدھ کی صبح، جنوبی ضلع پیروج پور میں دو بسوں میں آگ لگنے کے بعد ایک بس کمپنی کا ہیلپر جل کر ہلاک ہو گیا۔ منگل کو اس دن کی نشان دہی کی گئی جس دن حسینہ کو ایک سال قبل ایک مقامی عدالت نے موت کی سزا سنائی تھی۔

ٹرمپ کو قتل کرنے کی ایرانی حمایت یافتہ سازش
پاکستانی شخص کو امریکی جیل میں 27 سال قید کی سزا سنائی گئی

واشنگٹن ڈی سی۔ 19رنومبر۔ ایم این این۔ امریکی محکمہ انصاف کے مطابق، ایک پاکستانی شخص کو صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور دیگر امریکی سیاسی شخصیات کو قتل کرنے کی سازش جس کے ایران سے روابط تھے، میں ملوث ہونے پر امریکی وفاقی جیل میں 27 سال اور 6 ماہ قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ 48 سالہ آصف مرچنٹ کو منگل کے روز نیویارک کے علاقے بروکلین میں امریکی ڈسٹرکٹ جج ایرک راس کومیٹی نے سزا سنائی۔ اس سے قبل مارچ میں، انہیں 'قتل کے لیے کرائے پر قاتل رکھنے' اور 'بین الاقوامی حدود سے تجاوز کرنے والی دہشت گردی کی کارروائی کی کوشش' کے الزامات میں مجرم قرار دیا گیا تھا۔ استغاثہ کا کہنا ہے کہ مرچنٹ ایران کی 'اسلامک ریولیشنری گارڈ کور' کی ہدایات پر کام کر رہے تھے اور انہوں نے ڈونلڈ ٹرمپ، سابق امریکی صدر جو بائیڈن اور اقوام متحدہ میں سابق امریکی سفیر نکی ہیلی کو قتل کرنے کے لیے لوگوں کو بھرتی کرنے کی کوشش کی۔ جن افراد سے انہوں نے رابطہ کیا، وہ دراصل ایف بی آئی کے خفیہ ایجنٹ تھے جو 'کرائے کے قاتلوں' کا روپ دھارے ہوئے تھے۔ مرچنٹ نے مبینہ قتل کی منصوبہ بندی کے حصے کے طور پر انہیں ابتدائی طور پر 000,5 ڈالر ادا کیے، جس کے بعد جولائی 2024 میں انہیں ٹیکساس سے گرفتار کر لیا گیا۔ اس سازش کا مقصد جنوری 2020 میں بغداد میں ہونے والے امریکی ڈرون حملے کا بدلہ لینا تھا، جس میں ایرانی فوجی کمانڈر قاسم سلیمانی ہلاک ہو گئے تھے۔ ڈونلڈ ٹرمپ، جو اس وقت صدر تھے، نے عوامی طور پر تسلیم کیا تھا کہ یہ آپریشن ان کے حکم پر کیا گیا تھا۔ اطلاعات کے مطابق، آئی آر جی سی کی جانب سے مرچنٹ کو بھرتی کرنے کا عمل تقریباً 2022 میں شروع ہوا، جب وہ مذہبی زیارت کے لیے ایران گئے اور وہاں ایک رشتہ دار کے ذریعے ان کا تعارف ایک ایرانی 'ہینڈلر' سے کرایا گیا۔ مقدمے کے دوران پیش کیے گئے شواہد کے مطابق، انہوں نے 18 ماہ کے عرصے میں تہران میں اس ہینڈلر سے تقریباً 15 بار ملاقات کی اور 'کاؤنٹر انٹیلی جنس کی تربیت حاصل کی، جس کے بعد انہیں قتل کی سازش ترتیب دینے کی ہدایت دی گئی۔ استغاثہ کے مطابق، مرچنٹ اپریل 2024 میں اس مشن کو انجام دینے کے لیے امریکہ پہنچے۔ انہوں نے مدد کے لیے ایک جاننے والے سے رابطہ کیا، لیکن اس شخص نے ایف بی آئی کو مطلع کر دیا اور ان کا خفیہ مخبر بن گیا۔ اس کے بعد مرچنٹ نے ایف بی آئی کے خفیہ ایجنٹوں سے بی جو قاتلوں کا روپ دھارے ہوئے تھے بی تین بار ملاقات کی اور ایک عوامی جلسے میں کسی سیاستدان کو نشانہ بنانے کے منصوبوں پر بات چیت کی۔ محکمہ انصاف کے مطابق، عدالت میں پیش کیے گئے شواہد میں ٹرمپ کی انتخابی ریلیوں کی تلاشی شامل ہے، جس میں نیوجرسی میں ایک مقام بھی شامل ہے، ساتھ ہی ساتھ سوشل میڈیا پر ٹرمپ کو نشانہ بنانے اور سلیمانی کی تعریف کرنے والی پوسٹس شامل ہیں۔ مرچنٹ نے اپنے مقدمے کی سماعت کے دوران گواہی دی کہ اس نے اپنے ایرانی ہینڈلر کے دباؤ میں کام کیا تھا، جس نے مبینہ طور پر ایران میں اس کے رشتہ داروں کی حفاظت کو خطرہ بنایا تھا۔ انھوں نے کہا کہ انھیں خدشہ ہے کہ اگر انھوں نے تعاون کرنے سے انکار کیا تو ان کے خاندان کو نقصان پہنچے گا۔ استغاثہ نے اس کے اکاؤنٹ پر اختلاف کیا، جب کہ جج نے کہا کہ مرچنٹ اس بات کو تسلیم کرنے کے باوجود کہ اسے اپنے خاندان کی حفاظت کے بارے میں خدشات لاحق ہو سکتے ہیں، امریکہ کو نقصان پہنچانے کے لیے متحرک دکھائی دیتے ہیں۔ جج نے امریکی صدر یا اعلیٰ سرکاری اہلکار کے سوچے سمجھے قتل کو ایک غیر معمولی سنگین جرم قرار دیا۔ مرچنٹ کے دفاعی وکلاء نے استدلال کیا کہ امریکی سیاسی رہنماؤں کے گرد گھیرا تنگ ہونے کی وجہ سے اس سازش کے کامیاب ہونے کا امکان نہیں تھا۔ انہوں نے یہ بھی اشارہ کیا کہ وہ سزا اور سزا کے خلاف اپیل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایران نے ٹرمپ یا دیگر اعلیٰ امریکی حکام کے قتل کی کسی بھی سازش میں ملوث ہونے سے انکار کیا ہے۔

بھارت نے یورپی یونین کے ساتھ تاریخی آزاد تجارتی معاہدے کے لیے دسمبر 2026 کو ہدف بنایا

نئی دہلی ۔ 19رنومبر۔ ایم این این۔ ہندوستان کو امید ہے کہ وہ دسمبر 2026 میں یورپی یونین کے ساتھ اپنے آزاد تجارتی معاہدے پر دستخط کرے گا۔ کامرس سکریٹری راجیش اگروال نے بدھ کو یہ اطلاع دی۔ اگروال نے نئی دہلی میں ISA اسٹیل کانکلیو کے موقع پر کہا، ''بھارت ۔ یوروپی یونین ایف ٹی اے کی پیشرفت بہت اچھی ہے اور ہمیں امید ہے کہ دسمبر 2026 میں اس پر دستخط کریں گے۔ اگروال نے بدھ کے روز فکی کے ایک پینل کو الگ سے بتایا کہ ہندوستان 2027 کی پہلی سہ ماہی میں اس معاہدے کو نافذ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم خود پہلی سہ ماہی کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ لہذا یہ وقت کے ساتھ چلنے والی بہت سی چیزوں پر منحصر ہے، لیکن ہم وہاں رہیں گے۔ ہندوستان اور یورپی یونین نے 27 جنوری کو بات چیت کا اختتام کیا۔ یورپی کمیشن نے ستمبر میں یورپی یونین کی کونسل کو معاہدے پر دستخط اور رسمی نتیجہ اخذ کرنے کے لیے تجاویز پیش کیں۔ دستخط کرنے کے بعد، معاہدے کے لیے یورپی پارلیمنٹ کی رضامندی اور کونسل کے حتمی فیصلے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہندوستان۔جاپان سمندری تعلقات آزاد، کھلے
ہند۔بحرالکاہل کی کلید ہیں: راجناتھ سنگھ

نئی دہلی۔ 19رنومبر۔ ایم این این۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے بدھ کے روز کہا کہ ہندوستان اور جاپان کے درمیان بڑھتا ہوا سمندری تعاون وسیع ہند۔ بحرالکاہل خطے میں سلامتی اور استحکام کے لیے دونوں ممالک کے گہرے اعتماد اور مشترکہ عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ راجناتھ سنگھ نے ٹوکیو کے قریب یوکوسوکا میں جاپان میری ٹائم سیلف ڈیفنس فورس کے اڈے کا دورہ کرنے کے بعد ایکس پر لکھا، ''میری ٹائم ڈومین میں ہندوستان اور جاپان کے درمیان گہرا تعاون قانون کی حکمرانی پر مبنی ایک آزاد اور کھلے ہند۔ بحرالکاہل کو حاصل کرنے کے لیے ہمارے دونوں ممالک کے درمیان گہرے اعتماد اور مشترکہ عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ اپنے جاپانی ہم منصب شنجیر و کوئزومی کے ہمراہ راجناتھ سنگھ نے موگامی کلاس ملٹی مشن فریگیٹ جے ایس ناتوری کا معائنہ کیا۔ اگست میں، میں نے ممبئی میں ہندوستانی بحریہ کا دورہ کیا۔ کوئزومی نے ایکس پر لکھا آج، مجھے اپنے آبائی شہر یوکوسوکا میں آپ (سنگھ) کا خیر مقدم کرتے ہوئے خوشی ہوئی۔ ایک دوسرے کی افواج کو خود دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم کس طرح اپنی سمجھ کو گہرا کرتے ہیں اور جاپان۔ ہندوستان دفاعی تعاون کو آگے بڑھاتے ہیں۔ بحرالکاہل اور بحر ہند کے اس پار، جاپان اور ہندوستان ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں،'' ہم ایک دوسرے کے ساتھ آزادانہ طور پر ایک دوسرے کے ساتھ کھلے ہوئے ہیں۔ سنگھ اور وزیر خارجہ ایس جے شنکر دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے ہندوستان۔ جاپان 2+2 ڈائیلاگ کے لیے جمعرات کو ٹوکیو میں اپنے جاپانی ہم منصبوں، کوئیزومی اور توشیمتسو موتیگی سے ملاقات کریں گے۔ ہندوستان۔ جاپان 2+2 ڈائیلاگ کے چوتھے ایڈیشن کے دوران ہند۔ بحرالکاہل میں سلامتی ایجنڈے پر ہوگی۔ ہندوستان نے تمام اقوام کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے احترام کی بنیاد پر ہند۔ بحرالکاہل کے خطے میں مستقل طور پر ایک آزاد، کھلے اور جامع نظم کا مطالبہ کیا ہے، جبکہ تنازعات کے پرامن حل اور بین الاقوامی قانون کے فریم ورک کے تحت بات چیت کے ذریعے حل کرنے پر زور دیا ہے۔ ہند۔ بحرالکاہل میں چیلنجز میں چین کی جانب سے طاقت کے حوالے سے محتاط انداز میں اثر و رسوخ اور قواعد پر مبنی بین الاقوامی نظام کو چیلنج کرنے کی کوششیں شامل ہیں۔

بھارت سے مزید براہموس میزائل خریدنے کی تیاری
فلپائن کی آکاش اور پنا کا ہتھیاروں میں بھی دلچسپی

نئی دہلی۔ 19رنومبر۔ ایم این این۔ بھارت اور فلپائن کے درمیان دفاعی تعاون ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے۔ فلپائن نے چین کے ساتھ بحیرہ جنوبی چین میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پیش نظر بھارت سے مزید براہموس سپرسونک کروز میزائل، آکاش فضائی دفاعی نظام اور پنا کا راکٹ لانچر خریدنے میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ دفاعی ذرائع کے مطابق فلپائن کم از کم چھ مزید براہموس میزائل بیٹریاں، آکاش فضائی دفاعی نظام کی پانچ سے زیادہ رجمنٹس اور پنا کا ملٹی بیرل راکٹ لانچر کی متعدد بیٹریاں حاصل کرنے پر غور کر رہا ہے۔ بعض مجوزہ سودوں پر بات چیت پیش رفت کے مراحل میں ہے، تاہم ابھی حتمی معاہدے نہیں ہوئے۔ فلپائن اس سے قبل 2022 میں بھارت کے ساتھ 375 ملین ڈالر کا معاہدہ کر کے براہموس میزائل خریدنے والا پہلا غیر ملکی ملک بن چکا ہے۔ اس معاہدے کے تحت تین ساحلی دفاعی میزائل بیٹریاں فراہم کی گئی ہیں۔ فلپائن کے وزیر دفاع گلبرٹو تیوڈورو نے کہا ہے کہ ان کا ملک براہموس میزائلوں کی تعداد بڑھانا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں بھارت کو اپنی ضروریات سے آگاہ کر چکا ہے۔ فلپائن چاہتا ہے کہ میزائل نظام کو اس کے جغرافیائی حالات، جزائر اور محدود زمینی مواصلاتی سہولتوں کے مطابق ڈھالا جائے۔ رپورٹ کے مطابق فلپائن بھارتی ساختہ آکاش فضائی دفاعی نظام کو اپنے اہم فوجی اثاثوں، خصوصاً براہموس میزائل تنصیبات کے تحفظ کے لیے استعمال کرنے پر غور کر رہا ہے۔ بھارتی حکام نے آپریشن سندور کے دوران آکاش نظام کی کارکردگی سے متعلق معلومات بھی فلپائنی حکام کے سامنے پیش کی ہیں۔ اسی طرح بھارت کا تیار کردہ پنا کا راکٹ لانچر بھی فلپائن کی فوجی جدید کاری کے منصوبوں میں شامل ہو سکتا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون صرف میزائلوں کی خریداری تک محدود نہیں رہا۔ بھارتی کمپنی ایم کے یو فلپائن میں بلٹ پروف جیکٹس تیار کرنے کی سہولت قائم کر رہی ہے۔ کمپنی کو فلپائنی فوج کے لیے تقریباً 400,1 کروڑ روپے مالیت کے حفاظتی ساز و سامان کا آرڈر ملا ہے۔ خلائی ٹیکنالوجی بھی اس بڑھتی شراکت داری کا اہم حصہ بن رہی ہے۔ بھارت نے فلپائن میں سیٹلائٹ نگرانی کے مراکز قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے، جس سے فلپائنی حکام کو اپنے ساحلی علاقوں اور سمندری حدود کی نگرانی میں مدد مل سکتی ہے۔ فلپائن کے صدر فرڈیننڈ مارکوس جونیئر نے اپنی مسلح افواج کو فوجی سیٹلائٹس حاصل کرنے کا پروگرام شروع کرنے کی ہدایت دی ہے، جس میں بھارت ایک اہم شراکت دار بن سکتا ہے۔ دونوں ممالک کی خلائی ایجنسیوں کے درمیان تعاون کی بنیاد پہلے ہی رکھی جا چکی ہے۔ بھارت اور فلپائن ایک مجوزہ وزٹنگ فورسز معاہدے پر بھی کام کر رہے ہیں۔

ہانگ کانگ نے بالٹک پائپ لائن کو نقصان پہنچانے پر چینی سمندری کپتان کے خلاف مقدمہ چھوڑ دیا

ہانگ کانگ، 19 نومبر۔ ایم این این۔ ہانگ کانگ نے ہانگ کانگ میں رجسٹرڈ کنٹینر جہاز نیو نیو پولر بیئر کے چینی کپتان پر اکتوبر 2023 میں بالٹک سمندری گیس پائپ لائن کو توڑنے کے الزام میں اپنا مقدمہ خارج کر دیا ہے۔ میڈیا نے بتایا کہ استغاثہ کے وکلاء نے مجسٹریٹ کی عدالت کو بتایا کہ چینی سرزمین کے کئی گواہوں سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ ساؤتھ چائنا مارننگ پوسٹ اخبار نے کہا کہ کیپٹن وان وینگو، جن کی عمر 40 سال ہے، دسمبر 2024 سے زیر حراست رہنے کے بعد مین لینڈ چین بھیجے جانے کی توقع ہے۔ وان کے وکیل جیری چنگ نے کہا تھا کہ استغاثہ کے 18 گواہوں کو گواہی کے لیے بلایا جائے گا۔ وان نے ایسٹونیا اور فن لینڈ کے درمیان 77 کلومیٹر بالٹک کنیکٹر قدرتی گیس پائپ لائن کے ایک حصے کو مجرمانہ طور پر نقصان پہنچانے کے الزام میں قصوروار نہیں ٹھہرایا، لیکن حفاظت کی تعمیل میں کمی کے دو کم الزامات کے لیے قصوروار ہے۔ فن لینڈ کے تفتیش کاروں نے کہا ہے کہ جہاز نے پائپ لائن کو توڑنے کے لیے اپنے لنگر کو گھسیٹ لیا، جب کہ ٹیسٹوں سے معلوم ہوا کہ قریبی سمندری تہہ سے حاصل کردہ ایک ٹوٹا ہوا لنگر جہاز کا تھا، جس میں لنگر غائب تھا۔ چین نے نیا ٹیب کھولا ہے۔

بلوچستان میں پاکستانی فورسز پر 19 سالہ نوجوان کو جبری گمشدگی کے بعد قتل کرنے کا الزام

کوئٹہ۔ 19رنومبر۔ ایم این این۔ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت قتل کے واقعات پر تشویش کے درمیان ضلع کیچ سے ایک 19 سالہ بلوچ نوجوان کی گولیوں سے چھلنی لاش برآمد ہوئی ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیم بلوچ یکجہتی کمیٹی نے الزام عائد کیا ہے کہ نوجوان کو پاکستانی سیکیورٹی فورسز نے جبری طور پر لاپتہ کرنے کے بعد قتل کیا۔ تنظیم کے مطابق مقتول کی شناخت عمران عبداللہ کے نام سے ہوئی ہے، جس کا تعلق ضلع کیچ کے علاقے تمپ سے تھا۔ عمران کو 9 نومبر کو مبینہ طور پر پاکستانی فورسز نے حراست میں لے کر نامعلوم مقام پر منتقل کیا تھا، جبکہ 14 نومبر کو اس کی لاش مند کے علاقے تلمب سے ملی۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے بتایا کہ عمران بیرونِ ملک کام کر کے اپنے خاندان کی کفالت کر رہا تھا اور بہتر مستقبل بنانے کی کوشش میں مصروف تھا۔ تنظیم کے مطابق اس کی ہلاکت نے خاندان کو شدید صدمے سے دوچار کر دیا ہے۔ تنظیم نے اپنے بیان میں سوال اٹھایا کہ آخر ایک 19 سالہ نوجوان کا ایسا کون سا جرم تھا جس کی بنیاد پر اسے قانونی کارروائی کے بغیر حراست میں لیا گیا اور پھر اس کی گولیوں سے چھلنی لاش خاندان کے حوالے کی گئی؟ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے کہا کہ کسی بھی ادارے یا فرد کو قانونی تقاضے پورے کیے بغیر کسی شہری کی زندگی چھیننے کا اختیار نہیں۔ جبری گمشدگی کے بعد ماورائے عدالت قتل انسانی حقوق اور قانون کی حکمرانی کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ تنظیم کے مطابق بلوچستان میں جبری گمشدگیوں، دورانِ حراست ہلاکتوں اور ماورائے عدالت قتل کے واقعات بلوچ خاندانوں کو مسلسل متاثر کر رہے ہیں، جبکہ متاثرین کے اہل خانہ انصاف اور اپنے پیاروں کے بارے میں معلومات کے حصول کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے اقوام متحدہ، بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بلوچستان میں انسانی حقوق کی صورتحال کا فوری نوٹس لیں، واقعات کی آزادانہ تحقیقات کرائیں اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی یقینی بنائیں۔ دوسری جانب بلوچستان کے مختلف علاقوں سے مزید پانچ افراد کی جبری گمشدگی کی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں، جن میں طلبہ بھی شامل ہیں۔ عمران عبداللہ کے قتل سے متعلق الزامات کی آزادانہ تصدیق نہیں ہو سکی اور پاکستانی حکام کا مؤقف فوری طور پر سامنے نہیں آیا۔ تاہم اس واقعے نے بلوچستان میں لاپتہ افراد کے مسئلے اور شہریوں کے تحفظ کے حوالے سے جاری خدشات کو مزید بڑھا دیا ہے۔

پاکستان میں سیاسی کشیدگی کے باعث اسٹاک مارکیٹ شدید دباؤ کا شکار

کراچی۔ 19رنومبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں بڑھتی ہوئی سیاسی کشیدگی اور حکمران اتحاد کے اندر اختلافات نے اسٹاک مارکیٹ کو شدید دباؤ میں ڈال دیا ہے۔ پاکستان اسٹاک ایکسچینج کا بینچ مارک کے ایس ای 100 انڈیکس 41,223,1 پوائنٹس کی کمی کے بعد 33,294,176 پوائنٹس پر بند ہوا، جو 0.69 فیصد کی گراوٹ ظاہر کرتا ہے۔ ملک میں نئے انتظامی صوبے بنانے کی تجویز پر حکومتی اتحادی جماعتوں کے درمیان اختلافات شدت اختیار کر گئے ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے واضح کیا ہے کہ سندھ کی تقسیم کسی صورت قبول نہیں کی جائے گی۔ مارکیٹ تجزیہ کاروں کے مطابق سیاسی غیر یقینی صورتحال کے باعث سرمایہ کار مسلسل حصص فروخت کر رہے ہیں، جس سے مارکیٹ میں مندی کا رجحان برقرار ہے۔ کاروبار کے دوران انڈیکس ایک موقع پر 719,177 پوائنٹس تک پہنچا، تاہم فروخت کے شدید دباؤ کے نتیجے میں 053,176 پوائنٹس کی نچلی سطح تک گر گیا۔ ٹاپ لائن سیکیوریٹیز کے مطابق سرمایہ کار منافع سمیٹنے کو ترجیح دے رہے ہیں جبکہ سیاسی صورتحال کے باعث نئی سرمایہ کاری میں احتیاط برتی جا رہی ہے۔ مارکیٹ میں مجموعی طور پر 74 کروڑ 20 لاکھ حصص کا کاروبار ہوا، جو گزشتہ سیشن کے مقابلے میں 57.11 فیصد کم تھا۔ تاہم کاروباری مالیت 85.28 فیصد اضافے کے ساتھ 97.25 ارب پاکستانی روپے تک پہنچ گئی۔ اینگرو ہولڈنگز، یونائیٹڈ بینک، لکی سیمنٹ اور میزان بینک کے حصص میں گراوٹ نے مجموعی انڈیکس پر نمایاں منفی اثر ڈالا۔ عارف حبیب لمیٹڈ کے تجزیہ کار علی نجیب کے مطابق کاروبار کے ابتدائی چند منٹوں میں ہی انڈیکس 900 سے زائد پوائنٹس گر گیا، جبکہ مختلف شعبوں میں حصص کی فروخت دن بھر جاری رہی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ملکی سیاسی اختلافات کے ساتھ عالمی سطح پر جغرافیائی کشیدگی اور تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ بھی سرمایہ کاروں کے اعتماد کو متاثر کر رہے ہیں۔ پاکستان کی اسٹاک مارکیٹ میں مسلسل مندی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب حکمران جماعتوں کے درمیان سندھ کی تقسیم اور نئے صوبوں کی تشکیل پر اختلافات نے ملک کی سیاسی غیر یقینی صورتحال میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

بنگلہ دیش کی سیاسی کشیدگی لندن کی سڑکوں تک پہنچ گئی

لندن۔ 19رنومبر۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش میں جاری سیاسی کشمکش کے اثرات اب برطانیہ تک پہنچنے کی اطلاعات ہیں، جہاں بنگلہ دیشی سیاست سے متعلق اختلافات لندن میں بھی سامنے آ رہے ہیں۔ بین الاقوامی کاروباری و سیاسی خبریں شائع کرنے والے ادارے بی این ای انٹلی نیوز نے اپنی رپورٹ میں بنگلہ دیش کی سیاسی کشیدگی کے لندن کی سڑکوں تک پہنچنے کے معاملے کو اجاگر کیا ہے۔ یہ کشیدگی 16 نومبر کو مشرقی لندن کے علاقے چیڈ ویل ہیتھ میں نیشنل سٹیزن پارٹی (این سی پی) کے رہنما ناہید اسلام کے اعزاز میں منعقدہ تقریب کے دوران تشدد میں تبدیل ہو گئی۔ ناہید اسلام 2024 کی طلبہ تحریک کے اہم رہنما تھے، جس کے نتیجے میں شیخ حسینہ کی حکومت ختم ہوئی تھی۔ رپورٹ کے مطابق عوامی لیگ کے حامی تقریب کے مقام کے باہر جمع ہوئے اور آنے والے مہمانوں پر انڈے اور پانی کی بوتلیں پھینکیں۔ تقریب ختم ہونے کے بعد دونوں گروہوں کے درمیان جھڑپیں شروع ہو گئیں جو تقریباً 20 منٹ تک قریبی رہائشی سڑکوں پر جاری رہیں۔ سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی ویڈیوز میں بعض افراد کو لاٹھیاں لہراتے اور ایک دوسرے پر اشیا پھینکتے دیکھا گیا۔ لندن کی میٹروپولیٹن پولیس کے مطابق تقریباً 50 افراد احتجاج میں شریک تھے، جس کے بعد بدامنی شروع ہوئی۔ پولیس نے بتایا کہ تین افراد کو اسپتال منتقل کیا گیا، تاہم کسی کی حالت تشویشناک نہیں تھی۔ دوسری جانب این سی پی نے تقریباً دس افراد کے زخمی ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ رواں سال برطانیہ میں بنگلہ دیش کی سیاسی جماعتوں کے حامیوں کے درمیان تیسرا بڑا تصادم بتایا گیا ہے۔ اس سے قبل جون میں بھی این سی پی کے ایک رہنما کے دورے کے دوران احتجاج اور انڈے پھینکنے کے واقعات پیش آئے تھے۔ بنگلہ دیش میں 2024 کی عوامی تحریک کے بعد قائم ہونے والی این سی پی فروری 2026 کے پارلیمانی انتخابات میں صرف چھ نشستیں حاصل کر سکی، جبکہ طارق رحمان کی قیادت والی بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی نے 209 نشستیں جیتیں۔ عوامی لیگ کو انتخابات میں حصہ لینے سے روک دیا گیا تھا۔ سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ اگست 2024 سے بھارت میں مقیم ہیں۔ انہیں نومبر 2025 میں انسانیت کے خلاف جرائم کے مقدمے میں ان کی غیر موجودگی میں سزائے موت سنائی گئی تھی۔ حسینہ ان الزامات کو مسترد کرتی ہیں، جبکہ بنگلہ دیشی حکومت بھارت سے ان کی حوالگی کا مطالبہ کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں بنگلہ دیشی برادری کی سیاسی اور معاشی اہمیت بھی غیر معمولی ہے۔ جولائی 2025 سے مئی 2026 کے درمیان برطانیہ میں مقیم بنگلہ دیشیوں نے اپنے ملک کو 69.4 ارب ڈالر بھیجے، جس سے برطانیہ سعودی عرب کے بعد ترسیلات زر کا دوسرا بڑا ذریعہ بن گیا۔ برطانوی رکن پارلیمنٹ جس اتھوال نے لندن میں ہونے والے تشدد کو ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے پولیس سے مکمل تحقیقات اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ این سی پی کے رہنما ناہید اسلام نے عوامی لیگ کے کارکنوں پر حملوں کا الزام لگایا اور برطانوی حکومت سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کی اپیل کی۔ رپورٹ کی اشاعت تک عوامی لیگ کی برطانوی شاخ کا مؤقف سامنے نہیں آیا تھا۔ یہ واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد پیدا ہونے والی سیاسی تقسیم اب ملک کی سرحدوں سے باہر بھی اثر انداز ہو رہی ہے، اور برطانیہ میں مقیم بنگلہ دیشی برادری اس کشمکش سے محفوظ نہیں رہی۔

امریکی پابندیوں کے باوجود چین جدید اینویڈیا چپس حاصل کرنے کی کوشش میں مصنوعی ذہانت سے لیس ہتھیار بنانے کا منصوبہ

واشنگٹن۔ 19رنومبر۔ ایم این این۔ امریکی کانگریس کے ایک کمیشن نے انکشاف کیا ہے کہ چین کی فوج مصنوعی ذہانت سے لیس جدید ہتھیار تیار کرنے کے لیے امریکی کمپنی اینویڈیا (Nvidia) کی طاقتور سیمی کنڈکٹر چپس حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے، حالانکہ امریکہ نے ایسی حساس ٹیکنالوجی کی چین کو برآمد پر سخت پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ امریکہ اور چین کے اقتصادی و سلامتی تعلقات سے متعلق کمیشن کی سالانہ رپورٹ کے مطابق بیجنگ امریکی برآمدی پابندیوں سے بچنے کے راستے تلاش کر رہا ہے تاکہ جدید ترین چپس حاصل کر کے اپنی فوجی صلاحیتوں میں اضافہ کر سکے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ چین کی پیپلز لبریشن آرمی مصنوعی ذہانت پر مبنی جنگی نظام تیار کر رہی ہے، جسے وہ انٹیلیجنٹائزڈ وار فیئر قرار دیتی ہے۔ اس ٹیکنالوجی کے ذریعے ہتھیاروں، فوجی کمان، اہداف کی شناخت، حملوں کی منصوبہ بندی اور رسد کے نظام میں مصنوعی ذہانت استعمال کی جائے گی۔ امریکی کمیشن کے مطابق چین کی مقامی کمپنیوں ہواوے اور کیمبرکون کی تیار کردہ AI چپس اب بھی امریکی کمپنیوں اینویڈیا اور AMD کی جدید مصنوعات سے پیچھے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چین اپنی فوجی ضروریات پوری کرنے کے لیے امریکی ٹیکنالوجی تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ چین میں تین ارب ڈالر سے زیادہ مالیت کے کمپیوٹنگ منصوبوں میں ایسی اینویڈیا چپس کے استعمال کے شواہد ملے ہیں جن پر امریکی برآمدی پابندیاں عائد ہیں۔ اس سے قبل یہ بھی سامنے آیا تھا کہ چینی فوج سے قریبی تعلق رکھنے والی ایک یونیورسٹی نے امریکی بلیک لسٹ میں شامل ہونے کے باوجود اینویڈیا کی طاقتور H200 چپس خریدی تھیں۔ ان انکشافات کے بعد واشنگٹن نے چین کی جدید AI ٹیکنالوجی تک رسائی مزید محدود کرنے کے اقدامات کیے ہیں۔ نئی پابندیوں کا مقصد بیرون ملک ڈیٹا سینٹرز کے ذریعے امریکی چپس تک چینی کمپنیوں کی رسائی روکنا بھی ہے۔ دوسری جانب اینویڈیا کا کہنا ہے کہ امریکی پابندیوں نے اسے چین کی مصنوعی ذہانت کے ڈیٹا سینٹرز کی مارکیٹ سے عملاً باہر کر دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ معاملہ امریکہ اور چین کے درمیان بڑھتی ہوئی تکنیکی اور فوجی مسابقت کو ظاہر کرتا ہے، جہاں مصنوعی ذہانت اور جدید سیمی کنڈکٹرز مستقبل کی جنگی صلاحیتوں میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

چینی کمیونسٹ پارٹی کا سیاسی نظریہ مصنوعی ذہانت کے عالمی نظاموں میں سرایت کرنے لگا

کینبرا۔ 19رنومبر۔ ایم این این۔ آسٹریلیا کے ایک اہم تحقیقی ادارے کی نئی تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ چین کی حکمران کمیونسٹ پارٹی کے سیاسی نظریات مصنوعی ذہانت (AI) کے جدید نظاموں میں سرایت کر رہے ہیں۔ تشویشناک بات یہ ہے کہ چینی ٹیکنالوجی پر مبنی بعض AI ماڈلز مغربی کمپنیوں کے تیار کردہ نظاموں میں بھی سیاسی تعصب منتقل کر رہے ہیں۔ آسٹریلین اسٹریٹجک پالیسی انسٹی ٹیوٹ کی تحقیق کے مطابق ایسے AI ماڈلز، جو ملازمتوں کے لیے امیدواروں کا انتخاب اور انٹرنیٹ پر مواد کی نگرانی کرتے ہیں، چین کی حکومت کے خلاف خیالات رکھنے والے افراد کے ساتھ امتیازی سلوک کر سکتے ہیں۔ تحقیق میں پایا گیا کہ چینی بنیادوں پر تیار کردہ AI ماڈلز ایسے اہل امیدواروں کو مسترد کرنے کا زیادہ رجحان رکھتے ہیں جو سنکیانگ میں چینی پالیسیوں کی مخالفت کرتے ہیں، تیانانمن اسکوائر کے واقعات پر بات کرتے ہیں یا صدر شی جن پنگ پر تنقید کرتے ہیں۔ اسی طرح سوشل میڈیا کی نگرانی کے تجربات میں ان ماڈلز نے تائیوان کی آزادی کی حمایت، چینی قیادت پر طنز اور بیجنگ کی پالیسیوں پر تنقید کرنے والی پوسٹس کو حذف کرنے کا زیادہ رجحان ظاہر کیا۔ رپورٹ میں مائیکروسافٹ اور کلاؤڈ فلیئر جیسی بڑی امریکی ٹیکنالوجی کمپنیوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے، جنہوں نے چینی کمپنی علی بابا کے تیار کردہ Qwen ماڈل کو اپنے بعض AI نظاموں کی بنیاد بنایا ہے۔ محققین کے مطابق اصل خطرہ یہ ہے کہ AI کے ذریعے کیے جانے والے فیصلے اکثر انسانی نگرانی کے بغیر ہوتے ہیں۔

روزنامہ وفادارِ ہندوستان حیدرآباد
HINDUSTAN URDU DAILY HYDERABAD-TG.
21-11-2026

بھارت بمقابلہ نیوزی لینڈ ٹیسٹ: پہلے دن کیوی بلے بازوں نے 5 وکٹوں پر 243 رن بنائے، نکلس کی سنچری

ویلنگٹن (نیوزی لینڈ) (ہ س)۔ بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان ویلنگٹن میں کھیلے جا رہے پہلے ٹیسٹ میچ کے پہلے دن کا کھیل ختم ہوگیا ہے۔ دن کا کھیل ختم ہونے تک نیوزی لینڈ نے اپنی پہلی اننگز میں پانچ وکٹوں کے نقصان پر 243 رن بنا لیے ہیں۔ اسٹمپ کے وقت ہنری نکلس 221 گیندوں پر 14 چوکوں کی مدد سے 113 رن بنا کر ناٹ آوٹ تھے، جبکہ گلین فلپس 182 گیندوں پر 13 چوکوں کی مدد سے 94 رن بنا کر ان کا ساتھ دے رہے تھے۔ بھارتی ٹیم کی جانب سے جسپریت بمراہ نے شاندار گیند بازی کرتے ہوئے اب تک تین وکٹیں حاصل کی ہیں۔ وہیں انشول کمبوج اور آکاش دیپ کو ایک ایک وکٹ ملی ہے۔ اس مقابلے میں بھارتی ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کے لیے میدان میں اتری نیوزی لینڈ کی شروعات انتہائی خراب رہی۔ بھارتی گیند بازوں نے ابتدائی جھٹکے دیتے ہوئے 70 رن کے اسکور تک میزبان ٹیم کے پانچ بلے بازوں کو پویلین بھیج دیا۔ نیوزی لینڈ کے کپتان ٹام لیتھم بغیر کوئی رن



بنائے آوٹ ہوگئے۔ اس کے بعد ڈیون کانوے 4 رن، راچن رویندرا 15 رن، ڈیرل مچل ایک رن اور ٹام بلنڈیل 5 رن بنا کر آوٹ ہوئے۔ بھارتی گیند بازوں کی شاندار شروعات کو دیکھتے ہوئے ایسا لگ رہا تھا کہ نیوزی لینڈ کی پہلی اننگز جلد ہی سمٹ جائے گی۔ تاہم اس کے بعد ہنری نکلس اور گلین فلپس نے ذمہ داری سنبھال لی۔ دونوں بلے بازوں نے تحمل اور صبر کے ساتھ بیٹنگ کرتے ہوئے اننگز کو آگے بڑھایا اور ناقابل شکست شراکت داری قائم کرتے ہوئے ٹیم کا اسکور 240 رن سے آگے پہنچا دیا۔ اس دوران نکلس نے اپنی سنچری مکمل کی، جبکہ فلپس اپنی سنچری سے محض چھ رن دور ہیں۔ اننگز کے دوران نکلس کو ایک گولڈن چانس بھی ملا۔ جب وہ 102 رن پر کھیل رہے تھے، تب دیودت پڈیکل نے ان کا ایک آسان کیچ چھوڑ دیا۔ بھارتی ٹیم کو اپنی اس غلطی کا خمیازہ بھگتنا پڑا اور نکلس نے اس کا بھرپور فائدہ اٹھایا۔ فی الحال پہلے دن کا کھیل ختم ہونے تک نیوزی لینڈ نے پانچ وکٹوں کے نقصان پر 243 رن بنا لیے ہیں۔ نکلس 113 اور فلپس 94 رن بنا کر کریز پر موجود ہیں۔ دوسرے دن بھارتی گیند بازوں کی کوشش ہوگی کہ اس شراکت داری کو جلد توڑ کر نیوزی لینڈ کی اننگز کو سمیٹا جائے۔

’الفا‘ کے بعد بھی ایکشن فلموں سے دور نہیں رہیں گی عالیہ بھٹ



ممبئی (ہ س)۔ بالی ووڈ اداکارہ عالیہ بھٹ فلم ’الفا‘ کے بعد بھی ایکشن فلموں میں کام جاری رکھیں گی۔ ایک حالیہ انٹرویو میں عالیہ نے فلموں کی کارکردگی اور خواتین پر مبنی کہانیوں کا انتخاب کرنے کے اپنے فیصلے پر بھی کھل کر بات کی ہے۔ عالیہ بھٹ نے اپنے فلمی کریئر میں کئی کامیاب فلموں کے ذریعے شائقین کے درمیان اپنی الگ پہچان بنائی ہے۔ ’راضی‘ اور ’گنگوبائی کاٹھیاواڑی‘ جیسی فلموں میں ان کی اداکاری کو خوب سراہا گیا اور ان فلموں نے باکس آفس پر بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ تاہم، حالیہ فلموں ’جگرا‘ اور ’الفا‘ کی ناکامی کے بعد ان کے کریئر کو لے کر بحث تیز ہوگئی ہے۔ عالیہ کا کہنا ہے کہ کسی خاتون مرکزی کردار والی فلم کی ناکامی کا یہ مطلب نہیں کہ اس طرح کی کہانیاں بنانا بند کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا، ”جب کسی مرد مرکزی کردار والی فلم کے ناکام ہونے پر کوئی یہ نہیں کہتا کہ مردوں پر مبنی فلمیں نہیں بنانی چاہئیں، تو پھر میں خواتین پر مبنی فلموں کا انتخاب کیوں بند کروں؟“ اداکارہ کے مطابق، نئے تجربات کرنے میں ناکامی کا خدشہ ضرور رہتا ہے، لیکن اس کے ساتھ بڑی کامیابی حاصل کرنے کے امکانات بھی اتنے ہی ہوتے ہیں۔ وہ اسی لیے اس طرح کی فلموں سے دوری اختیار کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ فلمی مصروفیات کی بات کریں تو عالیہ گزشتہ دنوں فلم ’الفا‘ میں نظر آئی تھیں۔ اس فلم میں ان کے ساتھ شروری، انل کپور اور بوبی دیول نے بھی اہم کردار ادا کیے تھے۔ تقریباً 100 سے 150 کروڑ روپے کے بجٹ سے بنائی گئی اس فلم نے باکس آفس پر تقریباً 98 کروڑ روپے کا کاروبار کیا۔ اب عالیہ سنجے لیلا بھنسالی کی فلم ’لو اینڈ وار‘ میں رنبیر کپور اور وکی کوشل کے ساتھ نظر آئیں گی۔ یہ فلم 21 جنوری 2027 کو سینما گھروں میں ریلیز ہوگی۔

فلمی جائزہ: جیکی شراف نے ’کالی کھیتی‘ میں چھوڑی اپنی چھاپ، حارث امتیاز خان نے کیا شاندار آغاز

ممبئی (ہ س)۔ ہارر فلموں میں عموماً خوفناک مناظر اور چونکا دینے والے موڑ دیکھنے کو ملتے ہیں، لیکن ’کالی کھیتی‘ اس صنف کو ایک منفرد انداز میں پیش کرتی ہے۔ فلم کی کہانی میں خوف کے ساتھ اسرار بھی شامل ہے، جو ناظرین کی دلچسپی برقرار رکھتا ہے۔ ’کالی کھیتی‘ کی خاص بات یہ ہے کہ کہانی آگے بڑھنے کے ساتھ کئی نئے سوالات پیدا کرتی ہے اور ان کے جوابات جاننے کے لیے ناظرین آخر تک فلم سے جڑے رہتے ہیں۔ ہدایت کار حارث امتیاز خان نے ہارر فلم کے لیے ایک منفرد موضوع کا انتخاب کیا ہے، جو اسے خاص بناتا ہے۔

کہانی

فلم کی کہانی روہت (شرَ کیلکر)، اس کی بیوی رادھا (نیہا سرگم) اور بیٹے راجو (سپندن) کے گرد گھومتی ہے۔ روہت اپنے والد کشن (جیکی شراف) کو گاوں بلاتا ہے۔ گاوں پہنچنے کے بعد کشن کو کچھ ایسی غیر معمولی باتیں نظر آنے لگتی ہیں، جو اسے پریشان کرتی ہیں۔ دوسری جانب روہت بار بار اپنی کھیتی کی بات کرتا ہے۔ آخر اس کھیتی کے پیچھے کیا راز ہے اور اس کا خاندان سے کیا تعلق ہے، یہی فلم کی کہانی کا اصل تجسس ہے۔ دیہی ماحول میں بنی یہ کہانی آہستہ آہستہ سسپنس پیدا کرتی ہے۔ کئی مرتبہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب راز کھل جائے گا، لیکن فلم نئے موڑ کے ساتھ ناظرین کی دلچسپی برقرار رکھتی ہے۔ فلم کے اہم موڑ کے بارے میں زیادہ کچھ بتانا کہانی کا مزہ خراب کرسکتا ہے۔ فلم کا سب سے مضبوط پہلو اس کا منفرد ہارر تصور ہے۔

اداکاری

جیکی شراف فلم کی سب سے بڑی طاقت ہیں۔ ان کے کردار میں جذبات کے کئی رنگ دیکھنے کو ملتے ہیں اور وہ ہر صورتحال میں اپنی فطری اداکاری سے متاثر کرتے ہیں۔ ان کا حساس اور کمزور دکھائی دینے والا انداز کردار کو مزید دلچسپ بناتا ہے۔ شرَ کیلکر بھی اپنی اداکاری سے کہانی کو مضبوطی فراہم کرتے ہیں۔ وہ غیر ضروری ڈرامائی انداز اختیار کیے بغیر اپنے کردار کی سنجیدگی کو پردے پر بخوبی پیش کرتے ہیں۔ نیہا سرگم نے رادھا کے کردار میں اچھی اداکاری کی ہے۔ شاجی چودھری اور وریندر سکسینہ بھی اپنے کرداروں میں موثر نظر آتے ہیں، جبکہ سپندن نے بھی فطری اداکاری کی ہے۔ تمام فنکار فلم کے ماحول کو حقیقت سے قریب تر بنانے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

ہدایت کاری

محض 25 سال کی عمر میں حارث امتیاز خان نے اپنی پہلی فلم کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کا تعارف کرایا ہے۔ ہدایت کاری کے ساتھ انہوں نے فلم کی کہانی اور مکالمے بھی لکھے ہیں۔ اتنی کم عمر میں ایک منفرد موضوع کا انتخاب کرنا اور اسے پردے پر موثر انداز میں پیش کرنا قابل تعریف ہے۔ ان کا اعتماد پوری فلم میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔ وہ ہارر کو صرف خوفناک مناظر تک محدود نہیں رکھتے بلکہ کہانی کے ماحول اور اسرار کے ذریعے خوف پیدا کرتے ہیں۔ ان کی یہ پہلی فلم مستقبل کے لیے امید پیدا کرتی ہے۔

سینماٹوگرافی اور موسیقی

فلم کی سینماٹوگرافی اس کی نمایاں خوبیوں میں سے ایک ہے۔ گاوں کے مناظر کہانی کے پراسرار ماحول کو بہتر انداز میں پیش کرتے ہیں۔ بیک گراونڈ میوزک اور ساونڈ ڈیزائن کئی مناظر میں خوف کے اثر کو بڑھاتے ہیں۔ بجٹ کے لحاظ سے وی ایف ایکس کا کام بھی اچھا ہے۔ تاہم ایڈیٹنگ میں کچھ بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ فلم کے کچھ حصے طویل محسوس ہوتے ہیں، جس سے کہانی کی رفتار متاثر ہوتی ہے۔ اگر ایڈیٹنگ کو مزید بہتر اور مختصر رکھا جاتا تو فلم کا اثر مزید بڑھ سکتا تھا۔

مجموعی جائزہ

’کالی کھیتی‘ ایک منفرد موضوع پر بنائی گئی ہارر فلم ہے، جو اپنے اسرار اور ماحول کے ذریعے ناظرین کو باندھے رکھتی ہے۔ جیکی شراف کی شاندار اداکاری، شرَ کیلکر کی موثر پرفارمنس اور حارث امتیاز خان کی پراعتماد ہدایت کاری فلم کی بڑی خوبیاں ہیں۔ چند معمولی خامیوں کے باوجود فلم اپنے منفرد تصور اور پیشکش سے متاثر کرتی ہے۔ ہارر فلموں کے شوقین افراد کے لیے یہ سینما گھروں میں دیکھنے کے قابل فلم ہے۔

فنکار: جیکی شراف، شرَ کیلکر، نیہا سرگم، شاجی چودھری، وریندر سکسینہ اور سپندن

ہدایت کار: حارث امتیاز خان

دورانیہ: 1 گھنٹہ 49 منٹ

نمائش: سینما گھروں میں

ریٹنگ: 5/3.5

آئی ایس پی ایل سیزن-4 کے لیے بنگلورو اسٹرائیکرز تیار، ریتک روشن کو خطاب جیتنے کی امید

نئی دہلی (ہ س)۔ انڈین اسٹریٹ پریمیئر لیگ (آئی ایس پی ایل) کے چوتھے سیزن کے لیے بنگلورو اسٹرائیکرز تیار ہے۔ ٹیم کے مالک ریتک روشن نے اپنے کھلاڑیوں کو بہترین قرار دیتے ہوئے اعتماد ظاہر کیا ہے کہ اس بار بنگلورو اسٹرائیکرز کے پاس خطاب جیتنے کا مضبوط موقع ہے۔ بنگلورو اسٹرائیکرز نے کھلاڑیوں کی نیلامی کے بعد 18 رکنی نئی ٹیم تیار کی ہے۔ ٹیم نے تمام شعبوں میں مضبوطی لانے پر توجہ دی ہے، جس میں یوگیش پینکر اور سمت ڈھیکالے جیسے اہم کھلاڑی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ٹیم میں گوریش ناگ ویکر، فیروز شیخ، زید خان، جگنیش پٹیل اور میورو اگھمارے جیسے کھلاڑی بھی موجود ہیں۔ نئی ٹیم میں بلے بازی، گیند بازی اور آل راونڈ کارکردگی کے اچھے متبادل موجود ہیں۔ گزشتہ سیزن میں ٹاپ پانچ ٹیموں میں جگہ بنانے والی بنگلورو اسٹرائیکرز اس بار اپنی کارکردگی کو مزید بہتر بنانا چاہے گی۔ ٹیم کا ہدف خطاب کے لیے مضبوط دعویداری پیش کرنا ہوگا۔ آئندہ سیزن کی تیاریوں اور ٹیم سے توقعات کے بارے میں ریتک روشن نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ”میں نئے سیزن اور اس ٹیم کے امکانات کو لے کر بے حد پرجوش ہوں۔ ہمارے ساتھ کچھ شاندار کھلاڑی جڑے ہیں اور مجھے لگتا ہے کہ ہمارے پاس ایک بہترین ٹیم ہے۔ بنگلورو اسٹرائیکرز سے وابستہ تمام لوگ کھیل کے آغاز کے لیے بے حد پرجوش ہیں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اس بار ہمارے پاس خطاب جیتنے کا مضبوط موقع ہے۔“ ابھرتے ہوئے کھلاڑیوں کو پلیٹ فارم فراہم کرنے میں آئی ایس پی ایل کے کردار پر بات کرتے ہوئے اداکار نے کہا کہ ”میرے لیے آئی ایس پی ایل کی سب سے اچھی بات یہ ہے کہ یہ ان کھلاڑیوں کو ایک پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے، جنہیں شاید کبھی ایسا موقع نہ مل پاتا۔ ہمارے ملک میں بے پناہ صلاحیت موجود ہے اور مجھے لگتا ہے کہ آئی ایس پی ایل جیسی لیگ ان صلاحیتوں کو سامنے لانے میں مدد کرسکتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس لیگ سے نکلنے والے کھلاڑی مستقبل میں بڑی کامیابیاں حاصل کریں گے اور ہندوستانی کرکٹ میں بڑے پیمانے پر اپنا تعاون دیں گے۔“ آئی ایس پی ایل کا چوتھا سیزن گوا میں منعقد ہو رہا ہے۔ لیگ کا مقصد گزشتہ سیزن سے ملنے والے جوش و خروش کو آگے بڑھانے کے ساتھ ابھرتے ہوئے کھلاڑیوں کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا ایک اور بڑا موقع فراہم کرنا ہے۔

سویتا کو ملی ’ٹائم 100 نیکسٹ انڈیا‘ فہرست میں جگہ، ہاکی انڈیا نے مبارکباد دی

نئی دہلی (ہ س)۔ بھارتی خواتین ہاکی ٹیم کی ممتاز گول کیپر اور پدم شری ایوارڈ یافتہ سویتا کا نام پہلی مرتبہ جاری ہونے والی ’ٹائم 100 نیکسٹ انڈیا‘ فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ اس فہرست میں ملک کی ان 100 باا ثر شخصیات کو جگہ دی گئی ہے، جو مختلف شعبوں میں اپنی خدمات، قیادت اور اثرات کے ذریعے بھارت کے مستقبل کی تشکیل میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ اس اعزاز پر ہاکی انڈیا نے سویتا کو مبارکباد دی ہے۔ سویتا کو اس فہرست کے ’لیڈرز‘ زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ بھارتی ہاکی کے لیے بھی ایک بڑی کامیابی ہے، کیونکہ کھیل کے میدان میں ان کی خدمات اور قائدانہ صلاحیتوں کو بین الاقوامی سطح پر شناخت ملی ہے۔ ٹائم 100 نیکسٹ انڈیا کی پہلی فہرست میں سویتا کے علاوہ کئی دیگر معروف بھارتی شخصیات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ ان میں اداکار دلجیت دوسانجھ، وکی کوشل، اداکارہ عالیہ بھٹ، بھارتی خواتین ہاکی ٹیم کی کھلاڑی ہرمن پریت کور، باکسر لولینا بورگوہین، نوجوان کرکٹر ویبھو سوریہ ونشی، اولمپک میڈلسٹ میرابائی چانو، شطرنج کھلاڑی ڈی گوکیش اور ٹینس اسٹار ثانیہ مرزا سمیت مختلف شعبوں کی نمایاں شخصیات شامل ہیں۔ اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سویتا نے



کہا کہ ٹائم 100 نیکسٹ انڈیا کی پہلی فہرست میں جگہ ملنا ان کے لیے انتہائی اعزاز کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے مستقبل میں مختلف طریقوں سے تعاون کرنے والی متاثر کن شخصیات کے درمیان شامل ہو کر وہ خود کو فخر محسوس کر رہی ہیں اور اس اعزاز سے عاجزی بھی محسوس ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اعزاز صرف ان کی ذاتی کامیابی نہیں، بلکہ بھارتی ہاکی، ان کی ساتھی کھلاڑیوں، کوچز اور ان تمام لوگوں کا ہے، جنہوں نے ان کے پورے سفر میں ساتھ دیا ہے۔ انہیں امید ہے کہ اس اعزاز سے زیادہ سے زیادہ نوجوان لڑکیاں کھیلوں کو اپنانے، بڑے خواب دیکھنے اور اس یقین کے ساتھ آگے بڑھنے کی ترغیب حاصل کریں گی کہ وہ بھی بڑے پلیٹ فارم پر اپنی شناخت بنا سکتی ہیں۔ ہاکی انڈیا کے صدر ڈاکٹر دلیپ ٹرکی نے سویتا کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ٹائم 100 نیکسٹ انڈیا کی فہرست میں ان کی شمولیت بھارتی ہاکی کے لیے فخر کا لمحہ ہے۔ انہوں نے اپنے پورے کیریئر میں غیر معمولی عزم، جدوجہد اور قائدانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھارتی ہاکی کی بہترین نمائندہ کے طور پر اپنی شناخت قائم کی ہے۔ ہاکی انڈیا کے جنرل سکریٹری بھولا ناتھ سنگھ نے کہا کہ یہ سویتا اور بھارتی ہاکی کے لیے بہت بڑی کامیابی ہے۔ برسوں سے ان کی لگن، مستقل مزاجی اور شاندار کارکردگی نے انہیں اس کھیل کی انتہائی قابل احترام کھلاڑیوں میں شامل کردیا ہے۔ ٹائم 100 نیکسٹ انڈیا جیسے باوقار پلیٹ فارم پر جگہ ملنا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ کھلاڑی اپنی کھیل کی کامیابیوں سے آگے بڑھ کر بھی سماج پر اثر انداز ہوسکتے ہیں۔ انہوں نے سویتا کو مبارکباد دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ ان کی کامیابیاں آنے والی نسلوں کو مسلسل ترغیب دیتی رہیں گی۔ ٹائم 100 نیکسٹ انڈیا کی فہرست میں شامل ہونے کے اعزاز میں سویتا کو 12 دسمبر کو ممبئی کے جیو ورلڈ سینٹر میں منعقد ہونے والے ’ٹائم 100 نیکسٹ گالا‘ میں شرکت کے لیے بھی مدعو کیا گیا ہے۔ ٹائم 100 نیکسٹ کا عالمی سطح پر معروف اقدام دنیا بھر میں ابھرتے ہوئے رہنماوں اور سماج میں مثبت تبدیلی لانے والی باا ثر شخصیات کو شناخت فراہم کرنے کے لیے جانا جاتا ہے۔ اس مرتبہ اسے پہلی بار خصوصی طور پر بھارت کے لیے متعارف کرایا گیا ہے۔ ریلائنس کی حمایت سے شروع ہونے والا یہ پلیٹ فارم ملک کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی غیر معمولی صلاحیتوں اور تبدیلی لانے والی شخصیات کو ایک ساتھ پیش کرتا ہے۔

ویلنگٹن ٹیسٹ: سراج کو پلیئنگ الیون سے باہر رکھنے پر ہرشا بھوگلے اور آکاش چوپڑا نے حیرت کا اظہار کیا

ویلنگٹن (ہ س) نیوزی لینڈ کے خلاف ویلنگٹن کے بیسن ریزرو میدان پر کھیلے جا رہے پہلے ٹیسٹ میچ میں ہندوستانی ٹیم مینجمنٹ کے پلیئنگ الیون سے متعلق فیصلے نے سب کو حیران کر دیا۔ ہندوستانی کپتان شبھمن گل نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا، لیکن ٹیم کی حتمی گیارہ رکنی ٹیم میں تجربہ کار تیز گیند باز محمد سراج کو جگہ نہیں ملی۔ سراج کو باہر رکھنے کے فیصلے پر کرکٹ کی دنیا میں بھی بحث شروع ہوگئی ہے۔ مشہور کرکٹ کمنٹیٹر ہرشا بھوگلے اور سابق ہندوستانی کرکٹر و کمنٹیٹر آکاش چوپڑا نے اس پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ ہندوستانی ٹیم نے اس میچ کے لیے 4 تیز گیند بازوں جسپریت بمراہ، آکاش دیپ، انشول کمبوج اور پرسدھ کرشنا کو پلیئنگ الیون میں شامل کیا ہے۔ وہیں، بیرون ملک کے حالات میں ہندوستانی گیند بازی کے اہم رکن مانے جانے والے محمد سراج کو باہر بیٹھنا پڑا۔ محمد سراج کو پلیئنگ الیون میں شامل نہیں کیے جانے پر مشہور کرکٹ کمنٹیٹر ہرشا بھوگلے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے ردعمل کا اظہار کیا۔ انہوں نے لکھا کہ ہندوستانی ٹیم کی جانب سے سراج کو باہر کیے جانے پر انہیں حیرت اور مایوسی ہوئی ہے۔ بھوگلے نے کہا کہ سراج نے وہ سب کچھ کیا



ہے، جو ان سے کرنے کو کہا گیا۔ بمراہ کی غیر موجودگی میں انہوں نے گیند بازی کے شعبے کی ذمہ داری سنبھالی اور خود کو ایک بہترین اور مثبت سوچ رکھنے والا ٹیم کھلاڑی ثابت کیا۔ انہوں نے کہا کہ کمبوج کے لیے نیک خواہشات، لیکن انہیں امید ہے کہ سراج کے ساتھ اس فیصلے کے بارے میں پوری ایمانداری سے بات کی گئی ہوگی۔ سابق ہندوستانی کرکٹر اور کمنٹیٹر آکاش چوپڑا نے بھی ٹیم مینجمنٹ کے اس فیصلے پر حیرت ظاہر کی۔ انہوں نے ایکس پر لکھا کہ پلیئنگ الیون میں محمد سراج اور رویندر جڈیجہ کو جگہ نہ ملنا ان کے لیے واقعی حیران کن فیصلہ ہے۔ ٹاس کے دوران کپتان شبھمن گل نے بھی تسلیم کیا کہ ٹیم کا امتزاج منتخب کرنا آسان نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ ٹیم مینجمنٹ گزشتہ ایک ہفتے سے اس بات پر غور کر رہی تھی کہ کن کھلاڑیوں کے ساتھ میدان میں اترا جائے، کیونکہ تمام تیز گیند باز اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ گل کے مطابق، سراج اور گرنور کو باہر رکھنا انتہائی مشکل فیصلہ تھا۔ دونوں نے ون ڈے سیریز میں اچھی کارکردگی دکھائی تھی اور گرنور کو تو سیریز کا بہترین کھلاڑی بھی منتخب کیا گیا تھا۔ تاہم، ٹیم کو امید ہے کہ منتخب کیے گئے تیز گیند باز اپنی ذمہ داری بخوبی نبھائیں گے۔ محمد سراج کی ٹیسٹ کرکٹ میں کارکردگی شاندار رہی ہے۔ گزشتہ سال انگلینڈ کے خلاف 5 میچوں کی ٹیسٹ سیریز میں انہوں نے 23 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ اوول میں کھیلے گئے ٹیسٹ میچ میں 9 وکٹیں لے کر ہندوستان کی یادگار جیت میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ سری لنکا کے خلاف گزشتہ 2 میچوں کی ٹیسٹ سیریز میں بھی سراج نے 4 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ ٹیسٹ کرکٹ میں اپنے ڈیبیو کے بعد سے ہی سراج بیرون ملک کے حالات میں ہندوستانی ٹیم کے قابل اعتماد تیز گیند بازوں میں شامل رہے ہیں۔ انہوں نے اب تک ہندوستان کے لیے 48 ٹیسٹ میچ کھیلے ہیں، جن میں ان کے نام 144 وکٹیں درج ہیں۔ اس دوران انہوں نے 8 بار ایک اننگز میں 4 وکٹیں اور 5 بار 5 وکٹیں حاصل کرنے کا کارنامہ انجام دیا ہے۔ ایسے میں نیوزی لینڈ کے خلاف پہلے ٹیسٹ میں سراج کو باہر رکھنے کا فیصلہ یقیناً بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ نیوزی لینڈ کے خلاف پہلے ٹیسٹ کے لیے ہندوستانی ٹیم کی پلیئنگ الیون: کے ایل راہل، یشسوی جیسوال، دیودت پڈیکل، شبھمن گل (کپتان)، رشبھ پنت (وکٹ کیپر)، واشنگٹن سندر، دھرو جوریل، آکاش دیپ، انشول کمبوج، جسپریت بمراہ اور پرسدھ کرشنا۔

ایشیائی کھیلوں میں چاندی کے دو تمغے جیتنے والی ودرسا کیرالہ اسپورٹس ڈائریکٹوریٹ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر مقرر

تروانت پورم (ہ س)۔ ایشیائی کھیلوں میں ہندوستان کے لیے چاندی کے 2 تمغے جیتنے والی ہندوستانی نشانہ باز ودرسا ونود کو کیرالہ اسپورٹس ڈائریکٹوریٹ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر مقرر کیا گیا ہے۔ کیرالہ کے وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیشن نے جمعرات کو ودرسا کو تقرری



نامہ سپرد کیا۔ وزیر اعلیٰ ستیشن نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بتایا کہ آج میرے دن کی شروعات نہایت خوشگوار رہی، کیونکہ مجھے اپنے دفتر میں ایشیائی کھیلوں میں 2 چاندی کے تمغے جیتنے والی ودرسا کے ونود کو تقرری نامہ سونپنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی سطح پر اپنی شاندار کامیابیوں سے کیرالہ اور پورے ملک کا نام روشن کرنے والی ودرسا اب ریاستی اسپورٹس ڈائریکٹوریٹ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی حیثیت سے اپنے کیریئر کے نئے باب کا آغاز کر رہی ہیں۔ اس خوشی کے لمحے کو ان کے خاندان کے ساتھ بانٹنا خاص طور پر خوشگوار رہا، جو ان کے اس حوصلہ افزا سفر کا اہم حصہ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے کھیلوں کے چیمپئن نہ صرف اپنی کامیابیوں پر اعزاز کے مستحق ہیں بلکہ انہیں ایک محفوظ اور روشن مستقبل بنانے کے مواقع بھی ملنے چاہئیں۔ انہوں نے ودرسا کو ان کی نئی ذمہ داری کے لیے نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ مستقبل میں بھی کئی مزید کامیابیاں حاصل کریں۔ ان کا یہ سفر کیرالہ میں کھیلوں کے نئے ٹیلنٹ کی نسل کو تحریک دیتا رہے۔ اس موقع پر ریاست کے کھیل وزیر او جے جینش بھی موجود تھے۔ ودرسا نے ایشیائی کھیلوں 2026 میں خواتین کے 10 میٹر ایئر رائفل ٹیم مقابلے میں ایلاوینل والاریون اور سونم مسکر کے ساتھ مل کر چاندی کا تمغہ جیتا تھا۔ اس کے علاوہ خواتین کے 50 میٹر رائفل تھری پوزیشن ٹیم مقابلے میں تلوتما سین اور آشی چوکسی کے ساتھ مل کر دوسرا چاندی کا تمغہ بھی حاصل کیا تھا۔

ہندوستان میں گولف کی سہولیات کو فروغ دینے کے لیے پی جی اے آف امریکہ اور ومترا وینچرس کے درمیان شراکت داری

فریسکو (ٹیکساس) (ہ س)۔ امریکہ کی معروف گولف تنظیم پی جی اے آف امریکہ نے ہندوستان میں گولف کے فروغ کو نئی رفتار دینے کے لیے سان فرانسسکو کی وینچر کیپٹل کمپنی ومترا وینچرس کے ساتھ اسٹریٹجک شراکت داری کا اعلان کیا ہے۔ اس شراکت داری کے تحت ہندوستان میں پی جی اے برانڈ کے تحت گولف کمیونٹی تیار کی جائے گی۔ مجوزہ منصوبے کے تحت جدید گولف سہولیات کے ساتھ رہائشی کمیونٹی بھی تیار کی جائے گی۔ یہاں رہنے والے افراد اور آنے والوں کو پی جی اے سے متاثر گولف پروگراموں، کوچنگ، کھلاڑیوں کی صلاحیتوں کو نکھارنے سے متعلق اقدامات اور اعلیٰ معیار کی گولف سہولیات سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملے گا۔ اس منصوبے کی پہلی سہولت 2029 میں تمل ناڈو کے دارالحکومت چنئی میں شروع کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس شراکت داری سے ہندوستانی گولف میں ومترا وینچرس کی سرمایہ کاری کو بھی مزید وسعت ملے گی۔ کمپنی حال ہی میں قائم کی گئی اے ایم گرین انڈین گولف پریمیئر لیگ (آئی جی پی ایل) میں چنئی لائنز جی سی فرنچائزی کی مالک ہے۔ اس ٹیم نے تجربہ کار ہندوستانی گولف کھلاڑی گگن جیت بھلر کی قیادت میں حیدرآباد اور وشاکھاپٹنم میں مسلسل دو آئی جی پی ایل خطاب اپنے نام کیے ہیں۔ اس منصوبے کا مقصد صرف گولف کورس تیار کرنا نہیں، بلکہ گولف کو مرکز میں رکھتے ہوئے ایسا رہائشی اور تفریحی ماحول تشکیل دینا ہے، جہاں لوگ اس کھیل سے وابستہ ہوسکیں اور اسے اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنا سکیں۔ پی جی اے آف امریکہ کے گلوبل ڈیولپمنٹ ڈائریکٹر شان تھورن بیری نے کہا کہ ہندوستان عالمی سطح پر گولف کے فروغ کے لیے طویل مدتی بہترین مواقع فراہم کرتا ہے۔ ومترا وینچرس کے ساتھ شراکت داری سے ہمیں پی جی اے آف امریکہ کے برانڈ کی ساکھ اور اعتبار کو ایسی تنظیم کی مہارت کے ساتھ جوڑنے کا موقع ملے گا، جو ہندوستان کے سرمایہ کاری کے منظرنامے اور گولف مارکیٹ کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس نئے منصوبے کو لے کر پرجوش ہیں۔ اس کے ذریعے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو گولف سے جوڑنے کے ساتھ ہندوستان میں گولف پر مبنی رہائشی طرز زندگی کے لیے ایک نیا معیار قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ومترا وینچرس کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر سبھاش یناڈا نے کہا کہ ہندوستان میں گولف اس وقت بڑی تبدیلی کے دور سے گزر رہا ہے۔ اس کی اہم وجوہات میں صارفین کی بڑھتی ہوئی دلچسپی، سرمایہ کاری میں توسیع اور اعلیٰ معیار کے طرز زندگی سے وابستہ تجربات کی بڑھتی ہوئی مانگ شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پی جی اے آف امریکہ کے ساتھ شراکت داری کے ذریعے ہمیں دنیا کے ممتاز گولف برانڈز میں سے ایک کو ہندوستان لانے کا موقع ملا ہے۔

رام پوتھینینی نے نئی فلم کا اعلان کیا، ’آر اے پی او 23‘ میں نظر آئے گا شاندار انداز



ممبئی (ہ س)۔ جنوبی ہند کے اداکار رام پوتھینینی اب اپنے کریئر میں ایک نئی ذمہ داری سنبھالنے جا رہے ہیں۔ انٹرنیشنل مینز ڈے کے موقع پر انہوں نے اپنی آنے والی فلم ’آر اے پی او 23‘ کا پری لک جاری کیا ہے۔ اس میں اداکار پوتھینینی کے پراسرار کردار ’لون وولف‘ کی پہلی جھلک دیکھنے کو ملی ہے۔ فلم کے اس تعارف نے ناظرین کے درمیان تجسس بڑھا دیا ہے۔ پری لک میں ایک ایسے شخص کی تصویر پیش کی گئی ہے، جو اپنی شرائط پر زندگی گزارتا ہے، اپنی راہ خود بناتا ہے اور تنہا ہی مشکلات کا سامنا کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے۔ ’آر اے پی او 23‘ رام پوتھینینی کے لیے خاص اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ اس فلم کے ذریعے وہ پہلی بار تحریر اور ہدایت کاری کی ذمہ داری بھی سنبھال رہے ہیں۔ اسے ایک نفسیاتی ایکشن تھرلر کے طور پر تیار کیا جا رہا ہے، جس کا پس منظر نیونوئر طرز پر مبنی ہوگا۔ فلم میں رام کے ساتھ رتیش دیش مکھ اور سمیوکتا مینن بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔ فلم کی سینماٹوگرافی کی ذمہ داری ایس تھرو ناو کراسو اور موسیقی کی ہدایت کاری سام سی ایس کو سونپی گئی ہے۔ کرشنا پوتھینینی کی پروڈکشن اور آر اے پی او سینماٹکس کے بینر تلے بننے والی اس فلم کے حوالے سے پروڈیوسرز نے اشارہ دیا ہے کہ اس کا ٹائٹل ٹیزر اور پہلا لک جلد جاری کیا جائے گا۔ فی الحال پری لک میں سامنے آنے والے ’لون وولف‘ کے کردار نے فلم کی کہانی اور رام کے نئے انداز کو لے کر ناظرین کی دلچسپی بڑھا دی ہے۔

Published by Mir Amjad Ali Khan. 16 9 407 A, Old Malakpet Hyderabad- 36. Contact +919885106759. R.N.I. 62210/1995,
Email: Editorial@hindustandailynewspaper.com www.hindustandailynewspaper.com Hindustan Daily Newspaper Urdu